بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ٹیلیفون نمبر ۹۱ — رجسٹرڈ نمبر ایل ۴۳۸۳

اَلۡفَضۡلُ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ۔ عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

الفضل

خطبہ نمبر (۱۱)

قادیان

ایڈیٹر:- غلام نبی — یوم جمعہ

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۹ ماہ شہادت ۱۳۲۱ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ساڑھے آٹھ بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو آج سر درد کی شکایت رہی۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دُعا فرمائیں ٭

حضرت اُم المومنین مدظلہا العالی کو سر درد کی تکلیف ہے۔ حضرت ممدوحہ کی صحت کاملہ کے لئے دُعا فرمائی جائے ٭

نظارت دعوت و تبلیغ کی طرف سے مہاشہ محمد عمر صاحب کو جموں بسلسلۂ تبلیغ بھیجا گیا ہے

جلد ۳۰ | یکم ماہ ہجرت ۱۳۲۱ ہش | ۱۴ ربیع الثانی ۱۳۶۱ ھ | یکم ماہ مئی ۱۹۴۲ء | نمبر ۹۹

خطبہ جمعہ

موجودہ نازک ایام میں خصوصاً الہامی دُعائیں کرنی چاہئیں

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۲۴ ماہ شہادت ۱۳۲۱ ہش مطابق ۲۴ اپریل ۱۹۴۲ء

مرتبہ مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل:

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور نے حسب ذیل آیات قرآنیہ کی تلاوت کی

اٰمَنَ الرَّسُوۡلُ بِمَاۤ اُنۡزِلَ اِلَیۡہِ مِنۡ رَّبِّہٖ وَالۡمُؤۡمِنُوۡنَ۔ کُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَمَلٰٓئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ۔ لَا نُفَرِّقُ بَیۡنَ اَحَدٍ مِّنۡ رُّسُلِہٖ۔ وَقَالُوۡا سَمِعۡنَا وَاَطَعۡنَا غُفۡرَانَکَ رَبَّنَا وَاِلَیۡکَ الۡمَصِیۡرُ۔ لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفۡسًا اِلَّا وُسۡعَہَا۔ لَہَا مَا کَسَبَتۡ وَعَلَیۡہَا مَا اکۡتَسَبَتۡ۔ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذۡنَاۤ اِنۡ نَّسِیۡنَاۤ اَوۡ اَخۡطَاۡنَا رَبَّنَا وَلَا تَحۡمِلۡ عَلَیۡنَاۤ اِصۡرًا کَمَا حَمَلۡتَہٗ عَلَی الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِنَا۔ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلۡنَا مَا لَا طَاقَۃَ لَنَا بِہٖ وَاعۡفُ عَنَّا وَاغۡفِرۡ لَنَا وَارۡحَمۡنَا اَنۡتَ مَوۡلٰٮنَا فَانۡصُرۡنَا عَلَی الۡقَوۡمِ الۡکٰفِرِیۡنَ (سورہ بقرہ ع ۴۰)

اس کے بعد فرمایا:-

سب سے پہلے تو میں قرآن کریم کے

انگریزی ترجمہ و تفسیر کے متعلق

جو قرضہ کی تحریک کی گئی تھی۔ اس کے بارے میں یہ بتانا چاہتا ہوں۔ کہ جس رقم کا اندازہ اُس وقت شائع کیا گیا تھا۔ اور جو زیادہ اندازہ بعد میں لگایا گیا۔ ان دونوں اندازوں کے مطابق خدا تعالیٰ کے فضل سے دو ہفتہ کے اندر اندر بلکہ اعلان کے لحاظ سے

دس بارہ دن کے اندر اندر مطلوبہ رقم پوری ہوگئی

ہے چنانچہ آج کے وعدوں کو ملا کر کیونکہ بعض دوستوں کی طرف سے آج بھی بذریعہ تار وعدوں کی اطلاع ملی ہے۔ اور بعض خطوط بھی پہنچے ہیں۔

تئیس ۲۳ چوبیس ۲۴ ہزار روپیہ

کے وعدوں کی اطلاع آچکی ہے ٭

میں چاہتا ہوں۔ کہ سب دوست دُعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ عمدگی کے ساتھ قرآن کریم کی چھپوائی کا انتظام فرما دے۔ مجھے افسوس ہے۔ کہ جب اُس کی چھپوائی کا فیصلہ ہو چکا تو بعد میں مجھے معلوم ہوا۔ کہ وہ نوٹ ابھی صحیح ترتیب سے لکھے ہی نہیں گئے۔ متفرق طور پر تو لکھے ہوئے ہیں۔ مگر چھپوائی کے لئے جس ترتیب کی ضرورت ہوتی ہے۔ وہ ترتیب ابھی نہیں دی گئی۔ اس لئے اب اُن نوٹوں کو ترتیب دینا بہت بڑی محنت کا کام ہوگا۔ اور مجھے کئی آدمی اس غرض کے لئے لگانے پڑیں گے۔ بہرحال

دوست دُعا کریں

کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کام کو عمدگی کے ساتھ سرانجام دینے کی توفیق عطا فرمائے ٭

اس کے بعد میں ان خطبات کے تتمہ کو بیان کرنا چاہتا ہوں۔ جو گزشتہ دو جمعوں میں میں نے پڑھے ہیں۔ میں نے ان خطبات میں جماعت کے دوستوں کو اس امر کی طرف توجہ دلائی تھی۔ کہ

دُعا ہی ہمارا ہتھیار ہے

اور دُعا ہی ہماری مشکلات کا واحد علاج ہے۔ ورنہ اور سب حیلے جاتے رہے ہیں۔ جیسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔ ع

حیلے سب جاتے رہے اک حضرت تواب ہے

پس اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی حیلہ ہمارے پاس باقی نہیں۔ اس وقت ایک ایسے

زبردست دشمن سے ہمارے ملک کی لڑائی

ہے۔ جو اپنے سازوسامان کے لحاظ سے اس بات کا مدعی ہے۔ کہ اس کے پاس انگریزوں اور امریکنوں سے زیادہ طاقت موجود ہے اس کے مقابلہ میں ہندوستان کے پاس کوئی بھی طاقت نہیں۔ اور عوام تو بالکل خالی ہاتھ ہیں۔ حالانکہ تجربہ یہ بتاتا ہے۔ کہ جنگ کے دوران میں جب تباہی آتی ہے تو وہ صرف حکومت پر ہی نہیں آتی۔ بلکہ اس کا رعایا پر بہت زیادہ اثر پڑتا ہے چنانچہ وہ ہزاروں ہزار آدمی جو برما اور ملایا سے نکل کر آئے ہیں۔ ان کی رپورٹوں سے پتہ چلتا ہے۔ کہ جو تکلیفیں اور دکھ اُن کو اٹھانے پڑے ہیں۔ ان کا قیاس بھی ہم لوگ اس جگہ پر نہیں کر سکتے

کئی کئی دن بمباری

کی وجہ سے لوگوں کو اپنے گھروں سے باہر رہنا پڑا۔ وہ نہ کھانا پکا سکتے تھے نہ دفتروں کو جا سکتے تھے۔ نہ دوکانوں میں بیٹھ سکتے تھے اور نہ ہی اپنے مکانوں میں واپس جا سکتے تھے اس خوف سے کہ کہیں وہ مکانوں کے نیچے دب کر ہلاک نہ ہو جائیں۔ بعض دوستوں نے بتایا۔ کہ جس وقت بعض علاقے انگریزی فوج خالی کر رہی تھی۔ اور

دشمن کی آمد کا انتظار

تھا۔ اس وقت بدطینت اور بداخلاق لوگ ڈاکوؤں کی صورت میں شہروں کو اس طرح ظالمانہ طور پر لوٹ رہے تھے۔ کہ کوئی والی وارث نظر نہیں آتا تھا۔ بڑے بڑے شہروں کی گلیاں اس طرح خالی پڑی تھیں۔ جیسے قبرستان سنسان ہوتا ہے۔ وہ کہتے ہیں بعض دفعہ ہم میلوں میل نکل گئے

مگر ہمیں کوئی آدمی نظر نہیں آتا تھا اور اگر آتا تھا تو وہ ڈاکو ہوتا تھا۔ چونکہ زیادہ تر ان علاقوں میں سے آنے والے

مدراس اور بنگال کے لوگ

ہیں۔ اس لئے ان علاقوں میں رہنے والوں پر جنگ کی اہمیت اور اس کی ہولناکی بالکل واضح ہوگئی ہے۔ چنانچہ اب مدراس کی کانگرس پارٹی نے بھی زور دینا شروع کردیا ہے۔ کہ موجودہ جنگ میں انگریزوں کی مدد کرنی چاہیئے۔ اور اس کی وجہ یہی ہے۔ کہ ان علاقوں کے رہنے والے ہزاروں ہزار لوگ جب واپس آئے تو انہوں نے اپنی آنکھوں دیکھے حالات سنائے جو نہایت ہی ہولناک تھے۔ اور جن سے لوگوں کا متاثر ہونا۔ اور ان کے دلوں میں اس خیال کا پیدا لازمی تھا۔ کہ اس جنگ میں حکومت کی پوری پوری مدد کرنی چاہیئے تاکہ دشمن اور زیادہ آگے نہ بڑھنے پائے

گورنمنٹ کی پالیسی

یہ ہے۔ کہ وہ اخباروں میں زیادہ بھیانک حالات چھپنے نہیں دیتی۔ تاکہ لوگ ڈر نہ جائیں مگر جو لوگ وہاں سے آئے ہیں۔ اور جو ہندوستان میں رہنے والے ہزاروں لاکھوں لوگوں کے بھائی بند اور رشتہ دار ہیں۔ ان کی زبان کو کون روک سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ ان علاقوں میں رہنے والے لوگ

جنگ کے حالات

سے زیادہ واقف ہو چکے ہیں۔ بہ نسبت ان لوگوں کے جو دور رہتے ہیں۔ اور اب تو یہ جنگ روز بروز قریب ہوتی جارہی ہے۔ اب تک برما میں انگریزی فوج بہت کم جاسکی ہے۔ اور اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ برما کو ہندوستان سے جو پہاڑی راستہ جاتا ہے۔ اس راستہ سے زیادہ سامان اور آدمی نہیں پہونچائے جاسکتے اور سمندر پر بہت حد تک

دشمن کا قبضہ

ہے۔ اس وجہ سے ہمارے ایک ایک سپاہی کو دشمن کے چار چار پانچ پانچ سپاہیوں سے لڑنا پڑتا ہے۔ جس زمانہ میں لڑائیاں ایسی ہوتی تھیں کہ دو چار گھنٹے لڑائی ہوئی۔ اور پھر اس کا خاتمہ ہوگیا۔ دشمن بھاگ گیا یا کچھ حصہ مارا گیا۔ اور کچھ قید کرلیا گیا۔ اس زمانہ میں ایک ایک سپاہی دس دس بیس بیس سپاہیوں کا بھی مقابلہ کرسکتا تھا۔ مگر اب وہ زمانہ ہے۔ کہ لڑائی میں کوئی وقفہ نہیں ہوتا۔ اور

رات دن لڑائی

جاری رہتی ہے۔ اس زمانہ میں تو آدمی لڑتے تھے۔ مگر اب توپخانہ کام کرتا ہے۔ اس لئے لازماً جب سپاہی تھوڑے ہوں۔ اور دشمن زیادہ ہو۔ تو چار چار پانچ پانچ دن تک ان سپاہیوں کو سونے کا موقعہ بھی نہیں ملتا۔ اور یہ تجربہ ہر شخص کو ہوگا۔ کہ اگر ایک دن بھی کسی کو نیند نہ آئے۔ تو وہ کیسا مضمحل ہوجاتا ہے۔ پس تم سمجھ سکتے ہو۔ کہ جب چار چار پانچ پانچ دن کسی کو سونے کا موقعہ نہیں ملے گا۔ تو وہ کس طرح لڑسکے گا۔ وہ تو خواہ کیسا بہادر ہو تلوار اور بندوق خود بخود اس کے ہاتھ سے چھوٹ جائے گی۔ اور وہ کھڑا ہوگا تب بھی سویا ہوا ہوگا۔ اور بیٹھے گا تب بھی سویا ہوا ہوگا۔ تو اس زمانہ کی لڑائی متواتر جاری رہنے والی لڑائی ہے۔ اگر سپاہی زیادہ تعداد میں ہوں۔ تو ایک حصہ لڑتا ہے۔ اور دوسرا حصہ آرام کرلیتا ہے۔ لیکن اگر سپاہیوں کی تعداد کم ہو۔ تو انہیں آرام کا موقعہ نہیں ملتا۔ اور اس طرح باوجود دلیری سے لڑنے کے ان میں دشمن کے مقابلہ کی طاقت نہیں رہتی۔ چنانچہ

برما کی لڑائی

میں باوجود اس کے کہ جو واقعات اخبارات میں شائع ہوتے ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہمارے سپاہیوں نے بہت بڑی بہادری سے کام لیا۔ پھر بھی چونکہ ان کی تعداد کم ہے۔ اور دشمن کی تعداد زیادہ۔ اور اسے کمک آسانی سے پہونچ سکتی ہے۔ ہمارے سپاہی تھکتے چلے جاتے ہیں۔ اور بعض جگہ گورنمنٹ کو خود اقرار کرنا پڑا ہے۔ کہ صرف تھکان کی وجہ سے ہمارے سپاہی مقابلہ نہیں کرسکے۔ تو

کئی کئی دن نہ سونے کی وجہ سے

انسانی جسم میں طاقت ہی نہیں رہتی۔ کہ وہ دشمن کا مقابلہ کرسکے۔ ایسی صورت میں جبکہ دشمن روزانہ بڑھ رہا ہے۔ اور ادھر سمندر میں بھی اسے طاقت اور غلبہ حاصل ہے۔ ہمیں بہت زیادہ دعاؤں سے کام لینے کی ضرورت ہے۔ ابھی ہندوستان کے ملک کی وسعت اور اس کے آدمیوں کی کثرت کی وجہ سے جاپان کو جرأت نہیں ہوئی۔ کہ وہ ہندوستان میں اپنی فوجیں اتارے۔ اگر کوئی چھوٹا ملک ہوتا تو وہ اب تک اپنی فوجیں اتار چکا ہوتا۔ اب وہ سمجھتا ہے کہ اگر میں نے لاکھ دو لاکھ فوج اتار بھی دی۔ تو ہندوستان جس میں کروڑوں لوگ بستے ہیں۔ اس میں جوش پیدا ہوجائے گا۔ اور وہ حکومت سے تعاون کرنا شروع کردے گا۔ جس کے مقابلہ میں میرا ٹھہرنا مشکل ہوجائیگا۔ غرض

خطرہ قریب سے قریب تر آگیا

ہے۔ اور جیسا کہ میں نے بتایا ہے۔ صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہی ہے۔ جو ہندوستان کی محافظ ہوسکتی ہے۔ میں نے بتایا تھا۔ کہ دعا کے سوا ہمارے لئے اور کوئی چارہ نہیں۔ اور میں نے بتایا تھا۔ کہ

دعا میں پہلی چیز

اس یقین کامل کا پیدا ہونا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ ہی میری دعا سن سکتا ہے۔ جب تک کسی انسان کو یہ یقین حاصل نہ ہو۔ اس وقت تک اسے کوئی کامیابی نہیں ہوسکتی۔ کیونکہ یقین کامل جہاں ایک طرف انسان میں عظیم الشان تبدیلی پیدا کردیتا۔ اور اسے ایسا دلیر اور جری بنا دیتا ہے۔ کہ اس کے مقابلہ میں کوئی شخص نہیں ٹھہر سکتا۔ وہاں دوسری طرف یہ یقین خدا تعالیٰ کے فضل کو بھی جاذب کرتا ہے۔ دنیا میں بھی جب کسی انسان کو یہ یقین ہوتا ہے۔ کہ دوسرا

صرف مجھ پر ہی انحصار

رکھتا ہے۔ تو وہ اس کی طرف زیادہ توجہ کیا کرتا ہے۔ حضرت ابن عباس سے ایک دفعہ کسی نے پوچھا کہ آپ دعا سب سے زیادہ جوش سے کس کے لئے کرتے ہیں۔ انہوں نے جواب دیا۔ کہ میں سب سے زیادہ جوش سے اس شخص کے لئے دعا کیا کرتا ہوں۔ جو میرے پاس آئے۔ اور کہے کہ میرے لئے آپ کے سوا اور کوئی دعا کرنے والا نہیں۔ اس وقت مجھے یوں معلوم ہوتا ہے۔ کہ میں اس کا نگران اور محافظ مقرر کردیا گیا ہوں۔ اور میں اپنی ذات پر بھی اس کے لئے دعا کرنا مقدم کرلیتا ہوں۔ جب ایک نیک بندے کا یہ حال ہوتا ہے۔ تو تم سمجھ سکتے ہو۔ کہ

خدا تعالیٰ کی محبت

میں اس وقت کس قدر جوش پیدا ہوتا ہوگا جب کوئی بندہ اس کے پاس جائے اور کہے کہ میرا تیرے سوا اور کوئی نہیں۔ ایسے انسان کی نگرانی خود خدا تعالیٰ شروع کردیتا ہے۔ اور وہ اپنے فرشتوں کو کہتا ہے۔ کہ دیکھو میرا بندہ۔ اس کو اب میرے سوا اور کوئی نظر نہیں آتا۔ جس کو یہ اپنی مدد کے لئے پکارے۔ اور یہ میرے پاس بہت بڑی امید لے کر آیا ہے۔ اگر یہ ناقص العقل اور کمزور انسان مجھ پر اتنا یقین رکھتا ہے۔ کہ میں اس کی مدد کرونگا۔ تو میں جو طاقتور اور تمام صفات اور خوبیوں کا مالک ہوں کیوں اسکی مدد نہیں کرونگا۔

اب میں یہ بتاتا ہوں۔ کہ ان نازک ایام میں گو ہر شخص اپنی زبان میں بھی دعا کرسکتا ہے۔ مگر

خصوصیت سے الہامی دعاؤں کو

مدنظر رکھنا چاہیئے۔ اور زیادہ تر وہی دعائیں مانگنی چاہئیں جو اللہ تعالیٰ نے بتائی ہیں۔ سب سے پہلے تو چونکہ یہ دجالی زمانہ ہے اس لئے میں جماعت کو نصیحت کرتا ہوں کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے

سورۃ کہف کی پہلی اور پچھلی دس آیتیں

اگر کوئی شخص پڑھ لیا کرے۔ تو وہ دجالی فتنہ سے محفوظ رہے گا۔ اس لئے سب سے پہلے میں جماعت کو اسی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ کہ جن دوستوں کو توفیق ملے وہ سورۃ کہف کی ابتدائی اور آخری دس آیات کو حفظ کرلیں۔ اور جو ان آیتوں کو حفظ نہ کرسکیں۔ وہ روزانہ قرآن شریف کو کھول کر پہلی اور آخری دس آیتیں پڑھ لیا کریں۔ تاکہ اللہ تعالیٰ اس دجالی فتنہ سے ان کو اور ہماری سب جماعت کو محفوظ رکھے۔

اس کے بعد جیسا کہ میں کہہ چکا ہوں

روزانہ کوئی ایک نماز

مقرر کرلی جائے۔ جس میں با جہر یا بالسر

دل میں یا بلند آواز سے۔ امام اور مقتدی اکٹھے۔ یا الگ الگ التزام کے ساتھ دُعائیں کریں۔ اور ہماری جماعت کا

ہر فرد ان دُعاؤں میں حصّہ لے

تاکہ ہماری متحدہ دُعائیں اللہ تعالےٰ کے فضل کو جذب کریں۔ ان دُعاؤں میں خصوصیت کے ساتھ وُہ دُعائیں مدنظر رکھنی چاہئیں۔ جو اس زمانہ کے ساتھ تعلق رکھتی ہیں۔ اور جو مشکلات کو دُور کرنے میں کام آسکتی ہیں:-

بے شک

اپنی زبان میں بھی دُعائیں

کرنی چاہئیں۔ کیونکہ اس طرح زیادہ جوش پیدا ہوتا ہے۔ مگر اپنی دُعا۔ اور خدا تعالیٰ کی بتائی ہُوئی دُعا میں یہ فرق ہوتا ہے کہ انسان بعض دفعہ غلط دُعا کرنے لگ جاتا ہے۔ اور اُسے مانگنا تو کچھ چاہیئے۔ مگر مانگنے کچھ لگ جاتا ہے۔ اس قسم کی غلطی اُن دُعاؤں کے مانگنے میں نہیں ہو سکتی۔ جو خدا تعالےٰ نے خود بتائی ہیں۔ اس لئے بے شک تم اپنی زبان میں بھی دُعائیں کرو۔ مگر زیادہ تر

اُن دُعاؤں پر زور دو۔ جو الہامی ہیں

اور جو خدا تعالےٰ نے مشکلات کو دور کرنے کے لئے بتائی ہیں۔ کیونکہ انسان اپنے الفاظ میں خدا تعالےٰ سے دُعا کرتے ہوئے بعض دفعہ کئی قسم کی غلطیاں کر جاتا ہے مثلاً کئی لوگ دُعا کرتے ہیں۔ کہ یا اللہ ہم کو بچّہ دے۔ اب بظاہر یہ ایک اچھی دُعا ہے۔ لیکن اگر وُہ قرآن کریم کی بتائی ہوئی ہدایت کی روشنی میں دُعا مانگیں گے تو وُہ زیادہ بہتر ہوگی۔ کیونکہ خدا تعالےٰ صرف یہ نہیں کہتا۔ کہ تم یہ دُعا کرو۔ کہ الٰہی ہم کو بچّہ دے۔ بلکہ خدا یہ دُعا سکھاتا ہے۔ کہ تم کہو۔

خدایا ہم کو نیک بچّہ دے

مگر انسان کو بچّے کے خیال میں یہ ہوش ہی نہیں رہتا۔ کہ وُہ صحیح دُعا مانگے۔ بلکہ وہ صرف اسی قدر دُعا کرنا کافی سمجھتا ہے کہ خدایا مجھ کو بچّہ دے۔ حالانکہ وُہ بچّہ اس کی بدنامی۔ اس کی تباہی۔ اور اس کی بربادی کا بھی موجب ہو سکتا ہے۔ اس کے خاندان کی بدنامی اور تباہی و بربادی کا بھی موجب ہو سکتا ہے۔ بلکہ ایک بچہ ساری دُنیا کی تباہی اور بربادی کا بھی باعث ہو سکتا ہے۔ آخر ابوجہل ایک بچہ ہی تھا۔ جو پیدا ہوا۔ اُس کے ماں باپ نے اس کے لئے کتنی ہی منتیں مانی ہوں گی اور اس کے پیدا ہونے پر وُہ کس قدر خوش ہُوئے ہوں گے۔ مگر پھر وُہ بچہ کیسا ظالم اور بُرا ثابت ہوا۔

تو انسان بسا اوقات دُعا کرتے ہوئے جوش میں آکر کہہ دیتا ہے۔ کہ خدایا مجھے بچہ مل جائے۔ اور اس کی یہ دُعا ناقص ہوتی ہے۔ لیکن اگر وُہ قرآن اور رسُول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بتائی ہُوئی دُعاؤں کو مدنظر رکھے گا۔ تو وُہ کہے گا۔ کہ الٰہی مجھے نیک اور صالح اولاد عطا ہو۔

اسی طرح بعض دفعہ انسان غریب ہوتا ہے۔ وُہ جوش میں آتا ہے۔ اور دُعا کرتے ہُوئے کہتا ہے

یا اللہ مجھے مال دے

لیکن مال تو چوری کا بھی ہو سکتا ہے۔ ممکن ہے۔ اس کا ایمان خراب ہو جائے اور وُہ چور اور ڈاکو بن جائے۔ اس طرح بھی وُہ مالدار تو ہو جائے گا۔ مگر ایمان جاتا رہے گا۔ لیکن اگر وُہ قرآن۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بتائی ہوئی دُعاؤں کی روشنی میں اللہ تعالےٰ سے مال مانگے گا۔ تو وُہ کہے گا۔ الٰہی مجھے

حلال اور طیب مال

دے۔ پھر وُہ خالی یہی نہیں کہے گا۔ کہ مجھے ایسا مال دے۔ جو حلال اور طیب ہو۔ بلکہ قرآن کریم اور رسُول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بتائی ہُوئی دُعاؤں کی روشنی میں وُہ یہ کہے گا۔ کہ الٰہی مجھے ایسا حلال اور طیب مال دے۔ جس سے میں فائدہ بھی اُٹھا سکوں۔ اگر اسے حلال اور طیب مال تو ملے۔ مگر اسی دن وہ مر جائے۔ تو اس مال کا اسے کیا فائدہ ہوا۔ تو انسان جب اپنی عقل سے دُعا مانگے، تو اس سے کئی قسم کی غلطیاں سرزد ہو جاتی ہیں۔ لیکن اگر وُہ

خدا اور اس کے رسُول کی بتائی ہوئی دُعائیں

مانگے۔ تو چونکہ وُہ کامل ہوتی ہیں۔ اس لئے بہت سے ایسے خطرات جو اس دُعا کے پُورا ہونے کے ساتھ وابستہ ہوتے ہیں۔ ان کا بھی ساتھ ہی علاج ہو جاتا ہے۔

میں سمجھتا ہُوں۔ اس زمانہ کے حالات کے لحاظ سے

ایک جامع دُعا

جو رسُول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کثرت سے مانگا کرتے تھے۔ اور دوسروں کو بھی بتایا کرتے تھے۔ اور مسلمانوں میں بھی عام طور پر رائج ہے۔ اور جو خدا تعالےٰ کی طرف سے اس کی وحی کے ذریعہ نازل ہوئی ہے یہ ہے

رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّ فِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ (البقرہ ع ۲۵) خدا تعالےٰ کے کلام اور اس کی وحی میں بہت سی دُعائیں ہیں۔ مگر یہ ایسی دُعا ہے۔ جسے رسُول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خصوصیت سے چن کر صحابہ رض کو بتایا۔ اور خود بھی اسے کثرت سے پڑھا کرتے تھے۔ یہ بظاہر بہت چھوٹی سی دُعا ہے لیکن ہر قسم کی انسانی ضرورتوں پر حاوی ہے۔ انسان کہتا ہے۔

ربنا اتنا فی الدُّنیا حسنۃ

اے ہمارے رب ہم کو اس ورلی زندگی میں حسنہ دے۔ یہ نہیں فرمایا۔ کہ حسنات دے۔ یہاں ایک فرق ہے جس کو مدنظر رکھنا چاہیئے۔ بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ نے حسنہ کا جو لفظ استعمال فرمایا ہے۔ یہ درست نہیں حسنات کا لفظ استعمال کرنا چاہئے تھا جس کے معنے بہت سی نیکیوں کے ہیں۔ مگر یہ اعتراض عربی زبان سے ناواقفیت کا نتیجہ ہے۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ اگر یہاں حسنات کا لفظ ہوتا۔ تو اس کے معنے یہ ہوتے۔ کہ ہمیں کچھ نیکیاں ملیں۔ لیکن حسنہ کے یہ معنے ہیں۔ کہ ہمیں

جو کچھ ملے۔ نیکی ملے

رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً۔ اے ہمارے رب دُنیا میں ہم کو جو کچھ دے حسنہ دے روٹی دے۔ تو حلال ہو طیب ہو۔ پچنے والی ہو جسم میں خون صالح پیدا کرنے والی ہو۔ بیماریوں سے بچانے والی ہو کپڑا دے۔ تو حلال دے۔ طیب دے۔ ضرورت کے مطابق دے۔ ننگ ڈھانکنے والا دے پسندیدہ دے۔ بیوی دے۔ تو ایسی دے جو ہمدرد ہو۔ ہم خیال ہو۔ دیندار ہو۔ محبت کرنے والی ہو۔ نیکی میں تعاون کرنے والی ہو۔ بچے پیدا کرنے والی ہو۔ ان بچوں کی نیک تربیت کرنے والی ہو۔

مکان دے تو مُبارک دے

وُہ بیماریوں والا گھر نہ ہو۔ سل دق اور ٹائیفائڈ کے جراثیم اس میں نہ ہوں کوئی چیز ایسی نہ ہو جو صحت پر بُرا اثر ڈالنے والی ہو۔ کوئی ہمسایہ ایسا نہ ہو۔ جو دکھ دینے والا ہو وُہ ایسے محلہ میں نہ ہو۔ جہاں کے رہنے والے بُرے ہوں۔ وُہ ایسے شہر میں نہ ہو۔ جسے تُو اچھا نہ سمجھتا ہو۔ ہمیں

حاکم دے تو ایسے دے

جو رحم دل ہوں۔ تقوے سے کام لینے والے ہوں۔ انصاف کرنے والے ہوں۔ ماتحتوں سے محبت کرنے والے ہوں۔ ہمیں

اُستاد دے تو ایسے دے

جو علم رکھنے والے۔ اور اچھا پڑھانے والے ہوں۔ وُہ شوق سے پڑھائیں۔ وُہ خود نہ ہوں۔ خرابیاں پیدا کرنے والے اور دوسروں کو درغلانے والے نہ ہوں۔

دوست دے تو ایسے دے

جو خیر خواہ ہوں۔ محبت کرنے والے ہوں مصیبت میں کام آنے والے ہوں۔ خوشی میں شریک ہونے والے ہوں۔ اور دُکھوں میں ہاتھ بٹانے والے ہوں غرض رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً اے ہمارے رب دُنیا میں ہم کو وُہ چیز دے جو حسنہ ہو۔ تو یہاں

حسنات کی بجائے حسنہ کا لفظ

رکھ کر اس کے مفہوم کو خدا تعالےٰ نے وسیع کر دیا ہے اور جب مومن یہ دُعا کرتا ہے۔ تو دُوسرے الفاظ میں وُہ یہ کہتا ہے کہ خدایا مجھے ہر وُہ چیز دے۔ جو میری ضرورت کے مطابق ہو۔ اور پھر وُہ چیز ایسی ہو۔ جو نہایت اچھی ہو۔ مگر اچھی چیز کے لئے اور الفاظ بھی استعمال ہو سکتے تھے۔ خدا تعالےٰ نے وُہ الفاظ استعمال نہیں کئے بلکہ حسنہ کا لفظ استعمال کیا ہے اس لئے کہ یہ لفظ ظاہری اور باطنی دونوں خوبیوں پر دلالت کرتا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ ایک چیز اپنے فوائد اور خوبیوں کے لحاظ سے اچھی ہو۔ مگر ظاہری صورت کے لحاظ سے اچھی نہ ہو۔ مثلاً کسی شخص کی بیوی بڑی بااخلاق ہو۔ مگر فرض کرو وُہ لنگڑی ہے یا اندھی ہے۔ یا بہری ہے تو وُہ حسنہ نہیں کہلائے گی حسنہ وُہی بیوی کہلائیگی جس کے اخلاق بھی اچھے ہوں اور شکل بھی اچھی ہو ظاہر بھی اچھا ہو۔ اور باطن بھی اچھا ہو۔

تو حسنہ کا لفظ ظاہری اور باطنی دونوں خوبیوں پر دلالت کرتا ہے۔ اور مومن اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرتا ہے۔ کہ خدایا مجھے جو چیز بھی دے وہ ایسی ہو۔ جو

ظاہری اور باطنی

دونوں خوبیاں رکھتی ہو۔ پھر فرمایا وفی الآخرۃ حسنۃ آخرت میں بھی ہمیں وہ چیز دے جو حسنہ ہو۔ یعنی وہ بھی ظاہر و باطن میں ہمارے لئے اچھی ہو۔ ممکن ہے کوئی کہے کہ آخرت میں تو ہر چیز اچھی ہوتی ہے۔ وہاں کی چیزوں کے لئے حسنہ کا لفظ کیوں استعمال کیا گیا ہے۔ سو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ یہ بات بالکل غلط ہے۔ آخرت میں بھی بعض چیزیں ایسی ہیں۔ جو باطن میں اچھی ہیں مگر ظاہر میں بُری ہیں۔ مثلاً دوزخ ہے قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ

دوزخ انسان کی اصلاح کا ذریعہ ہے

پس ایک لحاظ سے وہ اچھی چیز ہے۔ مگر ایک لحاظ سے وہ بُری بھی ہے۔ پس جب آخرت کے لئے بھی خداتعالیٰ نے حسنہ کا لفظ رکھا۔ تو اسی لئے کہ تم یہ دعا کرو کہ الٰہی ہماری اصلاح دوزخ سے نہ ہو بلکہ تیرے فضل سے ہو۔ اور آخرت میں ہمیں وہ چیز نہ دیجیو جو صرف باطن میں ہی اچھی ہو جیسے دوزخ باطن میں اچھا ہے۔ کہ اس سے خداتعالیٰ کا قرب حاصل ہوتا ہے۔ مگر ظاہر میں بُرا ہے۔ کیونکہ وہ عذاب ہے۔

آخرت میں حسنہ صرف جنت ہے

جس کا ظاہر بھی اچھا ہے۔ اور جس کا باطن بھی اچھا ہے۔ پھر فرمایا وقنا عذاب النار ہم کو عذاب نار سے بچا۔ اس سے مراد وہی عذاب نار نہیں۔ جو مرنے کے بعد ملے گا۔ یہ

عذاب نار

دنیا کے ساتھ بھی تعلق رکھتا ہے۔ کیونکہ دنیا اور آخرت دونوں کے ساتھ تعلق رکھنے والی دعاؤں کے بعد وقنا عذاب النار کہا گیا ہے۔ پس وقنا عذاب النار کے معنی یہ ہیں۔ کہ ہمیں دنیا کے عذاب نار سے بھی بچا۔ اور آخرت کے عذاب نار سے بھی محفوظ رکھ۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں دنیا میں کئی لوگ عذاب نار میں گرفتار ہوتے ہیں۔ انہیں کئی قسم کے دکھ ہوتے ہیں۔ تکلیفیں ہوتی ہیں۔ حسرتیں ہوتی ہیں۔ غم قسم کے مصائب ہوتے ہیں۔ مگر جب انسان اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کرتا ہے۔ اور اس سے کہتا ہے کہ خدایا مجھے عذاب النار سے بچا۔ تو خدا اسے اس عذاب سے بچا لیتا ہے۔ تب وہی چیزیں جو پہلے اس کے لئے نار تھیں جنت بن جاتی ہیں۔ اسی طرح اس سے مراد آخرت کا عذاب بھی ہے۔ جس سے بچنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو یہ دعا سکھلائی ہے۔ اب بظاہر یہ ایک مختصر سی دعا ہے۔ مگر بڑی جامع اور وسیع دعا ہے۔ عذاب النار کے لحاظ سے دنیا کی لڑائی بھی مراد لی جاسکتی ہے۔ کیونکہ

لڑائی بھی آگ کا ہی عذاب ہے

پس جو شخص یہ دعا کرے گا۔ کہ ربنا اٰتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الآخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار۔ وہ گویا خداتعالیٰ کے بیان فرمودہ الفاظ میں یہ دعا کرے گا۔ کہ الٰہی دنیا میں مجھ پر کوئی ساعت ایسی نہ آئے جو بُری ہو۔ لڑائی مجھ سے دُور رہے۔ اور یہ آگ کا عذاب میرے قریب نہ پہونچے۔ اگر کوئی سپاہی لڑائی میں شامل ہو۔ اور وہ یہ دعا کرے۔ تو اس کی دعا کے یہ معنی ہونگے کہ الٰہی لڑائی کے بداثرات سے مجھے بچا۔ بندوق کی گولی آئے تو وہ مس کر جائے میرے دائیں نکل جائے یا بائیں نکل جائے اوپر نکل جائے یا نیچے نکل جائے بہرحال وہ مجھے نہ لگے۔ اور میں محفوظ رہوں۔ پس ایک تو یہ دعا ہے۔ جس پر زور دینا چاہیئے۔

دوسری دعا

جس پر ان ایام میں خصوصیت سے زور دینا چاہیئے۔ وہ ہے جو سورۃ بقرہ کے آخر میں بیان ہوئی ہے۔ کہ ربنا لا تؤاخذنا ان نسینا او اخطأنا اے ہمارے رب ہمیں مت پکڑ۔ اگر ہم بھول جائیں۔ یا ہم سے کوئی خطا سرزد ہو جائے بھول جانے کے معنی یہ ہیں۔ کہ کوئی کام کرنا ضروری ہو۔ مگر وہ نہ کیا جائے۔ اور خطا کے معنی یہ ہیں۔ کہ کام تو کیا جائے۔ مگر غلط کیا جائے۔ بعض لوگ اس بحث میں پڑ گئے ہیں۔ کہ

نسیان اور خطا

دو ہم معنی لفظ یہاں کیوں لائے گئے ہیں وہ یہ نہیں سمجھتے۔ کہ دنیا میں کام دو قسم کے ہوتے ہیں۔ کوئی کام تو ایسے ہوتے ہیں جو کرنے ضروری ہوتے ہیں۔ مگر انسان نہیں کرتا۔ اور کوئی کام ایسے ہوتے ہیں۔ جو انسان کرتا تو ہے مگر غلط طور پر کرتا ہے۔ اور یہ دونوں ہی غلطیاں ہوتی ہیں۔ نسیان کے معنی بھول جانے کے ہیں۔ اور بھولنا کرنے کے متعلق ہوتا ہے نہ کرنے کے متعلق نہیں ہوتا۔ پس ربنا لا تؤاخذنا ان نسینا کے معنی یہ ہوئے کہ خدایا ایسا نہ ہو کہ جو کام کرنے ضروری ہیں۔ وہ ہم نہ کریں۔ اور اس طرح ہم ترقی سے محروم ہو جائیں۔ پس تو ہماری حفاظت فرما۔ اور ہمیں اس غلطی سے محفوظ رکھ او اخطأنا اور یا الٰہی یہ بھی نہ ہو۔ کہ جو کام ہمیں نہیں کرنا چاہیئے۔ وہ ہم کرلیں۔ یا ہم کریں تو وہی جو ہمیں کرنا چاہیئے۔ مگر غلط طریق پر کریں۔ پس نسیان اس بات پر دلالت کرتا ہے۔ کہ جو کام کرنے تھے۔ وہ کسی انسان سے رہ جائیں۔ اور خطا کا لفظ اس بات پر دلالت کرتا ہے۔ کہ جو کام نہیں کرنے چاہیئے تھے وہ کرلئے جائیں۔ یا جن کاموں کا کرنا ضروری تھا۔ وہ غلط طور پر کئے جائیں۔ تو نسیان عدم عمل کا نام ہے۔ اور خطا

عمل کی خرابی

کو کہتے ہیں۔ اسی لئے یہاں دو لفظ استعمال کئے گئے ہیں۔ پس ان میں سے کوئی لفظ زائد نہیں۔ بلکہ ہر لفظ اپنی اپنی جگہ ضروری ہے۔ پھر فرماتا ہے ربنا ولا تحمل علینا اصراً کما حملتہ علی الذین من قبلنا۔ اور اے ہمارے رب ہم پر کوئی

ایسا بوجھ نہ ڈال

جس کے ساتھ سزا لگی ہوئی ہو۔ جس طرح تو نے ہم سے پہلے لوگوں پر بوجھ ڈالا۔ اس کے یہ معنی نہیں۔ کہ ہمیں اتنی نمازیں پڑھنے کو نہ بتا۔ جو ہم پڑھ نہ سکیں۔ کیونکہ خداتعالیٰ شریعت کے متعلق قرآن کریم میں ہی ایک دوسرے مقام پر فرماتا ہے۔ کہ ہم نے اسے آسان بنایا ہے۔ اسی طرح فرماتا ہے

لا یکلف اللہ نفساً الا وسعھا

خداتعالیٰ کی طرف سے جو حکم آتے ہیں۔ وہ انسان کی طاقت اور اس کی توفیق کے مطابق ہوتے ہیں۔ پس اس کے یہ معنی نہیں بلکہ اس کے معنی یہ ہیں۔ کہ بعض جرائم کی بناء پر پہلے لوگوں کے لئے جو سزائیں نازل کی گئی تھیں۔ وہ سزائیں ہم پر نازل نہ ہوں۔ اور ہم سے وہ غلطیاں سرزد نہ ہوں۔ جو پہلے لوگوں سے سرزد ہوئیں۔ اور جن کی وجہ سے وہ تباہ کر دیئے گئے۔ انہوں نے تیری نافرمانیاں کیں۔ اور تیرے احکام کے خلاف انہوں نے قدم اٹھایا۔ جس کی وجہ سے ان پر ایسی حکومتیں مسلط ہوئیں اور ایسے قانون ان کے لئے مقرر کر دیئے گئے۔ جو ان کے لئے ناقابل برداشت تھے۔ تو ہمیں اپنے فضل سے ایسے مقام پر کھڑا نہ کیجیو۔ کہ ہم سے ایسی خطائیں سرزد ہوں اور ہمیں بھی ایسی سزائیں ملیں جو ہمارے

نفس کی طاقت برداشت سے باہر

ہوں۔ اس کے یہ معنے نہیں۔ کہ نفس کی طاقت برداشت کے مطابق اگر خداتعالیٰ

کی طرف سے سزا ملے۔ تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ

ہر رُوحانی سزا

انسان کی برداشت سے باہر ہوتی ہے یہ انسان کی رزالت ہی ہوتی ہے۔ جس کی وجہ سے وہ ایسی سزا کو برداشت کر لیتا ہے۔ ورنہ اگر شرافت نفس ہو تو چھوٹی سے چھوٹی سزا بھی انسان کے لئے ناقابل برداشت ہوتی ہے۔ چنانچہ دیکھ لو۔ جب کسی کو دوسرے سے محبت ہوتی ہے تو اسکی معمولی سی ناراضگی کو دیکھ کر ہی اس کا

دل بے چین

ہو جاتا ہے۔ بعض دفعہ کہتا ہے۔ اس نے اپنی آنکھیں میری طرف نہیں پھیریں۔ بعض دفعہ کہتا ہے اسنے مجھ سے اچھی طرح باتیں نہیں کیں۔ بعض دفعہ کہتا ہے۔ اسنے مجھ سے باتیں تو کیں۔ مگر ان میں بشاشت معلوم نہیں ہوتی تھی۔ اور اسی بات کا اسکی طبیعت پر اتنا بوجھ پڑتا ہے کہ وہ غمگین ہو جاتا ہے۔ تو اس سے یہ مراد نہیں کہ ہمیں بڑی سزا نہ دیجیو۔ چھوٹی سزا دیجیو۔ بلکہ مطلب یہ ہے۔ کہ

ہمیں سزا دیجیو ہی نہیں

نہ چھوٹی نہ بڑی۔ ربنا ولا تحمل علینا اصرا کما حملتہ علی الذین من قبلنا درحقیقت نتیجہ ہے ان نسینا او اخطأنا کا۔ یعنی ایسا نہ ہو۔ کہ ہم سے کوئی خطا سرزد ہو جائے اور ہم اسی طرح سزا کے مستحق ہو جائیں جیسے پہلی قومیں سزا کی مستحق ہوئیں۔ مگر دنیا میں

بعض مصائب

ایسے بھی ہوتے ہیں جو بغیر قصور کے آجاتے ہیں۔ قصور ہمسایہ کا ہوتا ہے اور دکھ اسے پہنچ جاتا ہے۔ قصور اسکے دوست کا ہوتا ہے اور سزا کا اثر اس پر آپڑتا ہے۔ اسلئے جہاں اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو یہ دُعا سکھائی کہ تم یہ کہا کرو۔ کہ مجھ سے کوئی ایسی خطا یا نسیان نہ ہو جائے جس کی وجہ سے میں تیری سزا کا مستحق ہو جاؤں۔ وہاں دوسری دُعا یہ سکھائی کہ ربنا ولا تحملنا مالا طاقۃ لنا بہ۔ اے خدا ایسا نہ ہو کہ قصور تو میرے ہمسایہ کا ہو۔ اور سزا مجھے مل جائے۔ یا قصور دنیا کا ہو اور اسکی مصیبت کا اثر مجھ پر آپڑے۔ جیسے اس وقت جو لڑائی ہو رہی ہے۔ یہ نتیجہ ہے اس شکوے کا جو جاپانیوں کو انگریزوں سے ہے۔ مگر

گولہ باری ہندوستانیوں پر

ہو رہی ہے۔ انہیں شکوہ ہے انگلستان سے انہیں شکوہ ہے امریکہ سے مگر اس کی لپیٹ میں ہندوستان آگیا ہے۔ حالانکہ وہ ریڈیو پر برابر یہ اعلان کرتے رہتے ہیں کہ ہمیں ہندوستان والوں سے کوئی دشمنی نہیں۔ اب سوال یہ ہے کہ اگر انہیں ہندوستان والوں سے کوئی دشمنی نہیں تو پھر ہندوستانیوں پر گولہ باری کیوں کر رہے ہیں۔ اس کا جواب وہ یہی دینگے۔ کہ ہمیں تم سے تو کوئی دشمنی نہیں مگر چونکہ انگریزوں نے یہاں قبضہ کیا ہوا ہے اسلئے ہمارے لئے یہاں حملہ کرنا ضروری ہے۔ تو معلوم ہوا۔ کہ بعض دفعہ

کسی ساتھی کیوجہ سے بھی انسان کو سزا

مل جاتی ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے اس کا بھی ازالہ کیا۔ اور فرمایا۔ تم یہ دُعا کیا کرو کہ ربنا ولا تحملنا مالا طاقۃ لنا بہ۔ خُدایا۔ ایسا بھی نہ ہو کہ ہمیں اپنے ساتھیوں کے قصور کی وجہ سے سزا مل جائے۔ مگر یہاں ایک شرط بڑھادی۔ اور وہ یہ کہ مالا طاقۃ لنا بہ۔ اور اس شرط کو اسلئے بڑھایا کہ یہاں ناراضگی کا سوال نہیں۔ بلکہ

دنیوی مصائب اور ابتلاؤں کا ذکر

ہے۔ ناراضگی بیشک چھوٹی بھی برداشت نہیں ہو سکتی۔ مگر چھوٹی تکلیف برداشت کر لی جاتی ہے۔ پس جہاں رُوحانی سزا اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا ذکر تھا۔ وہاں تو یہ دعا سکھائی۔ کہ ہم میں تیری کسی ناراضگی کو برداشت کرنے کی طاقت نہیں۔ وہ ناراضگی چھوٹی ہو یا بڑی۔ مگر جب دنیوی تکالیف کا ذکر آیا۔ تو وہاں یہ دعا سکھلائی کہ چھوٹے موٹے ابتلاؤں پر مجھے اعتراض نہیں۔ اور میں یہ نہیں کہتا کہ میرا قدم ہمیشہ پھولوں کی سیج پر رہے۔ البتہ وہ ابتلاء جو تیری ناراضگی کا موجب نہیں۔ اور جو دنیا میں عام طور پر آیا ہی کرتے ہیں۔ ان کے متعلق میری صرف اتنی درخواست ہے۔ کہ کوئی ایسا ابتلاء ایسا نہ ہو جو میری طاقت سے بالا ہو۔ یہ مطلب نہیں کہ مومن ایسے ابتلاء خود چاہتا ہے۔ بلکہ خدا تعالےٰ نے چونکہ بتایا ہوا ہے کہ میں

مومن کا امتحان

لیا کرتا ہوں۔ اس لئے مومن یہ نہیں کہتا۔ کہ خدایا میرا امتحان نہ لے۔ بلکہ وہ کہتا ہے۔ خدایا امتحان تو لیجیو۔ مگر ایسا نہ لیجیو جو میری طاقت سے بڑھکر ہو تو جو حصہ ناراضگی کا تھا۔ وہاں تو کہدیا۔ کہ میں ذراسی ناراضگی بھی برداشت نہیں کر سکتا۔ مگر جہاں دنیوی تکالیف اور ابتلاؤں کا ذکر تھا۔ وہاں کہدیا کہ خدایا تکالیف تو آئیں۔ مگر ایسی نہ ہوں جو طاقت سے بڑھکر ہوں۔ مثلاً لڑائی ایک ایسا ابتلا ہے۔ جو انسانی طاقت سے بالا ہوتا ہے۔ پس جب مومن یہ دُعا کرے گا۔ کہ

ربنا ولا تحملنا مالا طاقۃ لنا بہ

تو دوسرے الفاظ میں وہ یہ دعا کرے گا کہ خدایا اس لڑائی کے عذاب کو مجھ سے ہٹا دے۔ واعف عنا اور مجھ سے عفو کر۔ میں سمجھتا ہوں۔ یہ نسینا کے مقابلہ میں ہے۔ یعنی جو کام مجھے کرنا چاہیئے تھا۔ چونکہ میں نے نہیں کیا۔ اس لئے تو مجھے معاف کر۔ واغفر لنا اور جو غلط کام میں کر چکا ہوں۔ اس کے خمیازہ سے تو مجھے بچالے۔ میرے فعل پر پردہ ڈال دے۔ اور اس کام کو نہ کئے کی طرح کر دے۔

عفو کے معنے

رحم کے بھی ہوتے ہیں۔ اور جو چیز کسی انسان سے رہ جائے۔ اس کا ازالہ اسی طرح ہو سکتا ہے۔ کہ وہ مہیا کر دی جائے۔ اس لئے فرمایا۔ واعف عنا جو چیز رہ گئی ہے۔ اس کو تو اپنے فضل اور رحم سے مہیا فرما دے۔ اس کے مقابلہ میں جو کام غلط ہو جائے۔ اس کی درستی اس طرح ہو سکتی ہے۔ کہ اس کام کو مٹا دیا جائے۔ چنانچہ اخطأنا کے مقابلہ میں اغفر لنا رکھدیا۔ اور غفر کے معنے عربی زبان میں مٹا دینے کے ہوتے ہیں یعنی اے خدا جو کام ہم غلط طور پر کر چکے ہیں۔ اس کو تو مٹا دے۔ اور اُسے نہ کئے کی طرح کر دے۔ گویا ایک طرف تو یہ کہدیا کہ جو کام میں نے نہیں کیا۔ اور اس طرح رخنہ واقعہ ہو گیا ہے اس رخنہ کو تو اپنے فضل سے پُر کر دے۔ اور دوسری طرف یہ کہدیا کہ جو کام میں غلط طور پر کر چکا ہوں۔ اس کو تو مٹا ڈال وارحمنا۔ پھر اس کام کے نتیجہ میں مجھ سے جو اور غلطیاں ہوئی ہیں۔ اور جن

ترقیات کے حصول میں روک

واقع ہو گئی ہے اُن غلطیوں کے متعلق بھی مجھ پر رحم کر۔ اور ترقیات کے راستہ میں جو روکیں حائل ہو گئی ہیں۔ ان کو اپنے فضل سے دُور کر دے۔ انت مولٰنا۔ تُو ہمارا مولیٰ ہمارا آقا اور ہمارا مالک ہے۔ آخر

ہماری کمزوریاں

کسی نہ کسی رنگ میں لوگوں نے تیری طرف ہی منسوب کرنی ہیں۔ لوگوں نے یہی کہنا ہے۔ کہ یہ خدائی جماعت کہلاتی تھی۔ مگر اسے بھی دکھ پہنچا۔ اور اسے بھی دُوسروں کی طرح تکلیف ہوئی۔ پس اے مُولا تُو ہمارا آقا ہے۔ اور ہم تیرے خادم تُو آقا ہونے کے لحاظ سے ہم پر رحم کر۔ کیونکہ ہماری کمزوریاں آخر تیری طرف منسوب ہوں گی۔ اور لوگ ہدایت سے محروم ہو جائیں گے۔ فانصرنا علی القوم الکافرین۔ پس اے ہمارے رب ہم کو

کافروں کی قوم پر غلبہ

عطا فرما۔ اور جو لوگ ایسے کام کر رہے ہیں۔ جن سے اسلام کی ترقی میں روک واقع ہوتی ہے۔ اُن پر تُو ہمیں غالب کر اور ایسے سامان پیدا فرما۔ جو تیری تبلیغ اور تیرے نام کو دنیا میں پھیلانے کا باعث ہوں۔

پس میں سمجھتا ہوں۔ اس زمانہ کے حالات کے لحاظ سے یہ نہایت ہی

اعلیٰ درجہ کی دُعا

ہے۔ اور ہماری جماعت کو التزام کیساتھ یہ دُعا مانگتے رہنا چاہیئے۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی بعض دُعائیں الہام کے ذریعہ بتائی گئی ہیں جنکو یاد رکھنا ہمارے لئے ضروری ہے انہیں سے

دو دُعائیں

ایسی ہیں جو خاص طور پر اس زمانہ کے لئے ہیں۔ اور وہ یہ ہیں:۔

(۱) ربّ کل شیئٍ خادمک ربّ فاحفظنی وانصرنی وارحمنی۔ (تذکرہ صفحہ ۴۲۴)

(۲) یاحفیظ یاعزیز یارفیق۔ (تذکرہ صفحہ ۵۳۴)

اگر ہم غور سے دیکھیں۔ تو درحقیقت یہ دونوں دعائیں

ایک دوسرے کی ترجمان

ہیں۔ کیونکہ اس دعا میں تین صفات کا ذکر ہے۔ حفیظ۔ عزیز اور رفیق کا اور پہلی دعا میں بھی خدا تعالےٰ کے مالک ہونے کا ذکر ہے۔ جو عزیز کا ہم معنی ہے۔ فرماتا ہے۔ ربّ کل شیئٍ خادمک اے رب ہر چیز تیری خادم ہے۔ اور جس کی ہر چیز خادم ہوگی۔ وہی عزیز ہوگا۔ تو ربّ کل شیئٍ خادمک کی جگہ اس دعا میں صرف اتنا کہا گیا ہے۔ کہ یاعزیز۔ پھر اُس دعا میں تھا ربّ فاحفظنی اے میرے رب تیری ہر چیز خادم ہے۔ پس تو میری حفاظت فرما۔ کیونکہ جب ہر چیز تیری خادم ہوئی۔ تو تیرے کہنے کے بغیر وہ نہیں ہلے گی۔ تو ہی حکم دے گا۔ تو ان میں نفع یا نقصان کے لئے کوئی حرکت پیدا ہوگی۔ پس وہاں فاحفظنی کہا گیا ہے۔ اس کے مقابلہ میں دوسری دعا میں یاحفیظ کہا گیا۔ پس وہاں بھی حفاظت کا ذکر ہے۔ اور یہاں بھی خدا تعالےٰ کی صفت حفیظ کا ذکر کرکے اس سے حفاظت طلب کی گئی ہے۔ پھر تیسری صفت جو اس دعا میں استعمال کی گئی ہے۔ وہ رفیق ہے۔ چنانچہ کہا گیا ہے یارفیق۔ اے رفیق اور دنیا میں

رفیق دو قسم

کے ہوتے ہیں۔ ایک رفیق وہ ہوتے ہیں جو

نگرانِ بالا کی حیثیت

رکھتے ہیں۔ جیسے ماں باپ رفیق ہوتے ہیں۔ مگر ان کی رفاقت بالا رنگ رکھتی ہے اور وہ اپنے بچوں کے نگران ہوتے ہیں۔ مگر ایک رفیق وہ ہوتے ہیں جنہیں ساتھی دوست اور بھائی کہا جاتا ہے۔ وہ مصیبت کے وقت کام آتے ہے۔ اور دکھ میں اپنے ساتھی کا ہاتھ بٹاتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ کے بھی اپنے بندوں سے دو قسم کے تعلق ہوتے ہیں۔ کسی وقت تو اس کا تعلق دوستی اور محبت کا رنگ لئے ہوئے ہوتا ہے۔ اور وہ کہتا ہے۔ اے میرے بندے مجھ سے اپنی تکالیف بیان کر کہ میں تیری تکلیفوں کو دور کروں ۔ مگر کبھی وہ کہتا ہے۔ اے میرے بندے میں تجھے حکم دیتا ہوں کہ تو ایسا کر۔ پس چونکہ اس کا اپنے بندوں سے دو قسم کا تعلق ہوتا ہے۔ اس لئے رفیق کے مقابلہ میں بھی دو الفاظ رکھے کہ

وانصرنی وارحمنی

یعنے جہانتک تیری رفاقت کا تعلق اس بات سے ہے کہ تو تنزل فرما کر مجھے اپنی مرضی پر چھوڑ دیتا ہے۔ اور کہتا ہے۔ بتا تیری مرضی کیا ہے کہ میں اس کے مطابق تیرا کام کر دوں۔ اس حد تک میری تجھ سے یہ دعا ہے۔ کہ تو مجھے اپنی سعی پر نہ رہنے دے۔ کیونکہ کیا معلوم میری کوشش غلط نتائج پیدا کرنے والی ہو۔ اس لئے تو آپ میری مدد کر۔ اور میرے لئے وہی اسباب مہیا فرما۔ جو میرے لئے مفید اور بابرکت ہوں۔ اور جن کے ساتھ تیری مرضی بھی شامل ہو۔ لیکن اے اللہ کبھی تیری رفاقت اس رنگ میں ہوتی ہے۔ کہ تو کہتا ہے یہ میرا حکم ہے اس پر عمل کر جیسے ماں باپ انسان کے رفیق ہوتے ہیں۔ مگر ان کی رفاقت حکومت کے رنگ میں ہوتی ہے۔ پس جب اس مقام پر میں کھڑا ہوں۔ اور تو مجھے کوئی حکم دے تو چونکہ میں کمزور ہوں۔ اس لئے مجھ پر رحم کرکے ایسا حکم نہ دیجیو۔ جس پر میں اپنی کمزوری کی وجہ سے عمل ہی نہ کرسکوں۔ غرض جب تیری رفاقت دوستانہ رنگ میں آئے۔ تو اس وقت تو میرا ساتھی بن کر میری مدد کیجیو۔ اور اگر تیری رفاقت حاکم بالا کی صورت میں ہو۔ تو اس وقت رحم کا پہلو مدنظر رکھیو۔ اور کوئی ایسا حکم نہ دیجیو جسے میں پورا نہ کرسکوں پس یہ دونوں دعائیں ہم معنی ہیں۔ اور چونکہ دعا سے پہلے مناسب حال صفات الٰہیہ کا ذکر

قبولیت دعاء کا موجب

ہوتا ہے۔ اس لئے میرے نزدیک یاحفیظ یاعزیز۔ یارفیق کی دعا پہلے پڑھنی چاہیئے۔ اور پھر یہ دعا مانگنی چاہیئے کہ ربّ کل شیئٍ خادمک۔ ربّ فاحفظنی وانصرنی وارحمنی اس دوسری دعا میں حفیظ پہلے ہے۔ اور عزیز بعد میں۔ مگر ربّ کل شیئٍ خادمک والی دعا میں عزیز کے ہم معنے الفاظ پہلے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یاحفیظ والی دعاء ایک ایسی دعا کا حصہ ہے۔ جو خطرناک بیماری میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو سکھائی گئی۔ اور اس وقت حفاظت کا پہلو مقدم تھا۔ پس اسے پہلے رکھا گیا ہے۔ لیکن ان دعاؤں کی

ایک اَور ترتیب

بھی ہوسکتی ہے۔ اور وہ یہ کہ ربّ کل شیئٍ خادمک کو الگ جملہ سمجھا جائے اور ربّ فاحفظنی وانصرنی وارحمنی کو یاحفیظ یاعزیز یارفیق کے بالمقابل سمجھا جائے۔ اس صورت میں فاحفظنی یاحفیظ کے مقابل پر ہوگا اور انصرنی یاعزیز کے مقابل پر اور ارحمنی یارفیق کے مقابل پر اور یہ ترتیب بھی طبعی ہے۔ اس کے علاوہ ایک دفعہ مجھے بھی

رویا میں ایک دعا بتلائی گئی

تھی۔ یہ ۱۹۴۱ء کی بات ہے۔ جب چودھری فتح محمد صاحب ولایت میں تھے۔ اور میں اس سے یہ نتیجہ نکالا کرتا تھا۔ کہ اس رویا میں جس عذاب کا ذکر ہے۔ وہ اسی وقت آئے گا۔ جب چودھری فتح محمد صاحب ہندوستان میں ہوں گے میں نے دیکھا۔ کہ دنیا میں ایک بہت بڑا طوفان آیا ہے۔ جس سے چاروں طرف تباہی اور بربادی واقع ہورہی ہے یہانتک کہ پانی بڑھتے بڑھتے اس مکان کے قریب آگیا ہے جس میں میں ہوں۔ اور ہم سب اس کی چھت پر چڑھ گئے ہیں۔ اس وقت مجھے ایسا معلوم ہوا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مشرق کی طرف سے تیزی کے ساتھ دوڑتے چلے آرہے ہیں۔ اور فرماتے ہیں تم سب یہ دعا کرو (اللھم انھدینی بھدیک وآمننی بمسیحک۔ اور کبھی فرماتے ہیں بنبیک۔ تب تم اس عذاب سے بچوگے (یہ رویا تفصیل کے ساتھ الفضل ۱۳ دسمبر ۱۹۴۱ء میں چھپا ہوا ہے) کہ اے میرے رب میں تیری ہدایت کے اس راستے پر چل رہا ہوں۔ جو تیرے مسیح نے ہمیں دکھایا ہے۔ جس کے معنے یہ ہیں۔ کہ میں اس جماعت میں شامل ہوں جو تیرے مسیح کی جماعت ہے۔ اس لئے اگر مجھ پر کوئی دکھ یا عذاب آیا۔ تو وہ لوگوں کے لئے ٹھوکر کا موجب ہوگا۔ پس تو مجھے اس واسطہ اور طفیل سے اس عذاب سے بچا۔ اور ہمیں لوگوں کے لئے ٹھوکر کا موجب نہ بنا۔ اس دعاء کے متعلق بھی میں سمجھتا ہوں۔ کہ یہ اس موقعہ کے مناسب حال ہے۔ غرض

اللہ تعالےٰ کی بتائی ہوئی دعائیں

ہر لحاظ سے کامل۔ نقائص سے پاک۔ اور بہت بڑی برکات کا موجب ہوتی ہیں بندے اپنی زبان میں جو دعائیں کرتے ہیں۔ بے شک وہ زیادہ جوش پیدا کرنے والی ہوتی ہیں۔ اور بیشک اپنی زبان میں دعائیں مانگنا جائز ہے۔ مگر ان پر زیادہ زور نہیں دینا چاہیئے۔ زیادہ زور انہی دعاؤں پر دینا چاہیئے۔ جو خدا اور اس کے رسول نے بتائی ہیں۔

پس میں

دوستوں کو نصیحت

کرتا ہوں کہ وہ روزانہ کوئی ایک نماز مخصوص کرکے اس میں ان دعاؤں کو کثرت کے ساتھ پڑھا کریں۔ چاہیں تو خاموشی کے ساتھ۔ اور چاہیں تو بلند آواز سے۔ اسی طرح نماز کے علاوہ جب بھی دعا کا موقعہ ملے یہ دعائیں بار بار مانگی جائیں۔ تاکہ اللہ تعالےٰ ان فتنوں سے دنیا کو بچائے۔ اور ہماری جماعت کی خصوصیت سے حفاظت فرمائے۔ اور تا ایسا نہ ہو کہ تبلیغ کے سامان جو ہمیں میسر ہیں وہ ضائع ہوجائیں۔ ہماری خطائیں اور کوتاہیاں ہمیں ترقی سے روک دیں۔ اور اسطرح کچھ عرصہ یا ایک لمبے عرصہ کیلئے اس کے سلسلہ پر حرف آئے۔ اور لوگ یہ کہیں کہ یہ سلسلہ بھی آخر ناکام ہوگیا۔ ونعوذ باللہ من ذالک۔

اعلان تعطیل

۳۰ ماہ شہادت کو آخری جمعرات کی تعطیل کے باعث یکم ہجرت کی صبح کو "الفضل" شائع نہ ہوگا۔ احباب مطلع رہیں۔ مینیجر

دارالانوار کمیٹی کا ایک ضروری اعلان

اگر کوئی حصہ دار چاہے۔ تو مجوزہ دارالانوار کمیٹی کے رقبہ میں زمین کے ٹکڑے خرید کر آگے بیچ دے۔ مگر ایسے خریدار کے لئے ضروری ہوگا۔ کہ وہ کمیٹی کے تمام شرائط کی پابندی کرے۔ لیکن خاص حالات میں اگر کمیٹی چاہے تو ایسا کرنے کی اجازت نہ دے۔ تمام احباب پر واضح رہے۔ کہ دارالانوار میں زمین لینے کی صورت میں دارالانوار کے موجودہ و آئندہ قواعد کی پابندی ضروری ہے۔ سیکرٹری دارالانوار

یوم التبلیغ کے متعلق ضروری اعلان

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے ماتحت ہماری جماعت ہر سال دو یوم التبلیغ مناتی ہے۔ جن میں سے ایک غیر مسلم اصحاب کے لئے مخصوص ہوتا ہے۔ اور دوسرا مسلمانوں کے لئے۔ جماعت احمدیہ کا گذشتہ تجربہ بتا رہا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے یہ تبلیغی ایام بہت مفید اور بابرکت ہیں۔ اور نہ صرف جماعت احمدیہ کے افراد میں ان سے بیداری پیدا ہوتی ہے۔ بلکہ دوسروں پر بھی اچھا اثر ہوتا ہے۔

امسال ایک یوم التبلیغ کے لئے نظارت دعوۃ و تبلیغ نے ۱۷ مئی بروز اتوار مقرر کیا ہے۔ اور یہ غیر مسلم اصحاب میں تبلیغ کے لئے مخصوص ہے۔ سیکرٹریان تبلیغ کا فرض ہے۔ کہ وہ اپنی جماعتوں کے تمام افراد کو یوم التبلیغ میں سرگرمی سے حصہ لینے کی تاکید کریں۔ اور انتظام کے ساتھ تبلیغ میں حصہ لیں۔

سزائے پھانسی سے بریت کیلئے درخواست دعا

میرے پھوپھی زاد بھائی چوہدری ضیاء اللہ خانصاحب ایک مقدمہ میں سات آٹھ ماہ سے ماخوذ ہیں۔ عدالت سشن ان کو سزائے موت کا حکم سنا چکی ہے۔ ۳۰ اپریل کو ہائی کورٹ میں اپیل کی سماعت ہوگی۔ تمام احباب جماعت سے نہایت عاجزی کے ساتھ درخواست ہے۔ کہ موصوف کے باعزت بری ہونے کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔ خدا تعالےٰ ان کو موت کے منہ سے نجات دے۔ اور ان کے تمام رشتہ داروں پر رحم کرے۔

خاکسار محمد عبداللہ خان سب انسپکٹر پولیس فیروزپور چھاؤنی

تحریک جدید سال ہشتم کا چندہ ۳۱ مارچ تک ادا کرنیوالے بیرون ہند کے احباب کی شاندار فہرست

بیرون ہند کی ہندوستانی جماعتوں کے وعدوں کی تاریخ ۳۰ اپریل کو ختم ہو رہی ہے۔ دوست مقامی ڈاکخانہ میں اپنے وعدے ڈال چکے ہونگے۔ اب ہندوستان یا بیرون ہند کے وہی احباب شامل ہو سکتے ہیں جن کو اس تحریک کا اب علم ہوا ہے۔ یا اب باکار ہوئے ہیں۔ یا فوجی خدمات میں ہیں انہیں بوجہ فوجی خدمات کے تحریک کا علم نہیں ہوا ہے۔ خواہ ایسے دوست سمندر پار ہوں یا ہندوستان میں ایسے تمام دوست اب بھی شامل ہو سکتے ہیں۔ ہندوستان یا بیرون ہند کے جو دوست شامل ہو چکے ہیں۔ اور اُن میں سے بعض نے اپنی مالی طاقت سے کم حصہ لیا ہے۔ مگر اب حضور ایدہ اللہ کا خطبہ ۲۸ نومبر ۱۹۴۱ء اور ۹ جنوری ۱۹۴۲ء کے پڑھ لینے کے بعد ان کا دل ان کا ایمان اور ان کا اخلاص نہیں کہتا ہے۔ کہ کم سے کم ایک ماہ کی آمدنی کے برابر وعدہ کر کے ادا کرنا چاہیئے۔ ایسے احباب کو معلوم رہنا چاہیئے کہ وعدوں میں اضافہ کر لینے کی ہر وقت اجازت ہے پس بیرون ہند یا ہندوستان کے وہ احباب جو اپنے چندہ میں توفیق سے کم وعدہ محسوس کرتے ہیں۔ وہ اب بھی اضافہ کر لیں۔ کیونکہ ان کو اضافہ کرنے کی اجازت ہے۔

جن احباب نے اپنے وعدہ کی رقم سو فیصدی مرکز میں ابتدائے سال میں ہی ادا کی ہے بیرون ہند کے ایسے احباب کی ایک فہرست شائع کی جا رہی ہے۔ دوستوں کو اس کوشش میں مصروف عمل ہونا چاہیئے۔ کہ اول تو کوشش کریں کہ ۳۱ مئی تک ادا کر دیں تاکہ تحریک جدید کو "مرکزی تبلیغی فنڈ" کی قسط ادا کرنے میں آسانی ہو۔ ورنہ بیرون ہند کے احباب کے لئے ۳۱ جولائی تک ادا کرنا سابقون میں شامل کرتا ہے۔ ۳۱ جولائی تک بہرحال بیرون ہند کی تمام جماعتوں کا ادا ہو جانا چاہیئے۔

بیرون ہند کی ان جماعتوں کو جو وہاں کے باشندوں پر مشتمل ہیں یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ اُن کے لئے وعدوں کی آخری تاریخ ۳۰ جون ہے۔ فہرست حسب ذیل ہے:-

برکت علی خان فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

ایک دوست جو اپنا نام ظاہر نہیں کرنا چاہتے ۲۴۲ روپے
ایک دوست جو اپنا نام ظاہر نہیں کرنا چاہتے ۵۳۰ شلنگ
چودہری عبدالستار خان صاحب سرڈھہ معرفت پوسٹل ڈپو کراچی ۶/۵/- روپے
میاں نذیر احمد صاحب قادیان معرفت پوسٹل ڈپو کراچی ۴۱/۱۲/- معہ سالہائے سابق
میاں امام الدین صاحب گجرات معرفت پوسٹل ڈپو کراچی ۴۱/۱۲/- معہ سالہائے سابق
جمعدار ڈاکٹر سعید احمد صاحب معرفت پوسٹل ڈپو بمبئی ۱۰۲/۸/- روپے
کیپٹن حبیب اللہ خان صاحب معرفت پوسٹل ڈپو بمبئی ۶۰/-
عبدالحمید صاحب امین آبادی معرفت پوسٹل ڈپو بمبئی ۳۱/-
نائک علم الدین صاحب معرفت پوسٹل ڈپو بمبئی ۵/۹/-
ڈاکٹر سید رشید احمد صاحب سیستان ۲۰۰/- ایک ماہ کی آمدنی ادا کر دی
ڈاکٹر نسیر محمد صاحب عالی ‹‹ ‹‹ ۱۷۵/- ‹‹ ‹‹
شیخ حبیب اللہ صاحب خرم شہر ۱۳۸/-
اہلیہ صاحبہ ‹‹ ‹‹ ‹‹ ۴۷/-
صوفی محمد صاحب معرفت پوسٹل ڈپو بصرہ ۳۰/-

عبدالمالک صاحب سوڈان ۹۰/- ایک ماہ کی آمدنی ادا کر دی
کلرک عبدالقادر صاحب سوڈان ۱۲/-
مبلغ ۱۸/- روپے مزید اضافہ کر کے ۳۰/- روپے کا وعدہ کر دیا ہے
محمد اختر صاحب سوڈان ۱۳/۸/-
چودہری سردار خان صاحب گجراتی ‹‹ ۶/-
علم الدین صاحب ‹‹ ۷/۸/-
ملک رشید احمد صاحب سوڈان ۳۰/-
مالک رام صاحب ایم۔ اے اسکندریہ ۳۵/-
ریحانہ عرف مریم صاحبہ پاڈنگ ۵/۱۴
عبدالرحمن صاحب وارنٹ آفیسر ملایا ۴۰/-
ڈاکٹر عبدالغفور صاحب سرو بایا ۱۵/-
حکیم عبدالحمید صاحب ‹‹ ۶/۴
مولوی غلام حسین صاحب ایاز سنگاپور ۱۰۰/-
ڈاکٹر عمر سلیمان صاحب لنڈن ۵۳/-
مولانا جلال الدین صاحب شمس ‹‹ ۲۳/۲
مسٹر عثمان سٹنس ‹‹ ۱۳/۱۵
سید ممتاز احمد صاحب بخاری ‹‹ ۷/۵
عبداللہ مصطفٰے صاحب نیروبی ۳۵/-
صفیہ سلطانہ اہلیہ ‹‹ ‹‹ ‹‹ ‹‹ ‹‹ ۲۸/-
بھائی شیر محمد و عبدالرحمن صاحب ‹‹ ۲۱۰/-

محمد عارف صاحب بٹ نیروبی ۵۰/-
ڈاکٹر ولایت شاہ صاحب معہ اہلیہ صاحبہ ‹‹ ۲۵۰/-
سید عبدالرزاق شاہ صاحب ‹‹ ۷۰/-
فقیر محمد صاحب بٹ ‹‹ ۳۵/-
سارجنٹ میاں محمد حسین صاحب ‹‹ ۲۰۰/-
(اس سال کی رقم بھیج کر سال نہم کا وعدہ بھی اضافہ سے کر دیا ہے۔)
چودہری عبدالواحد صاحب نیروبی ۵۵/-
سید بشیر احمد شاہ صاحب ‹‹ ۱۰۵/-
(پہلے دس سال اضافہ کے ساتھ ادا کر چکے ہیں اب سال ہشتم میں حضور کے فرمان پر ۲۵ روپے کا مزید اضافہ کیا ہے۔)
مبارکہ بیگم اہلیہ مبارک احمد صاحب مبلغ نیروبی ۱۰/-
راج بیگم صاحبہ اہلیہ دوست محمد صاحب ‹‹ ۳۰/-
حکیم جمیل احمد صاحب بٹ ‹‹ ۱۴/-
چودہری نثار احمد صاحب ‹‹ ۱۲۰/-
احمد الدین صاحب سب اوورسیر ‹‹ ۴۰/-
احمد مسعود افرتین صاحب ‹‹ ۱۰/-
غلام حیدر صاحب کمپالہ یوگنڈا افریقہ ۱۰/-
سید امتیاز احمد صاحب ‹‹ ‹‹ ‹‹ ۳۰/-
ڈاکٹر فضل الدین احمد صاحب ‹‹ ‹‹ ‹‹ ۱۰۰۰/- شلنگ
میاں محمد الدین صاحب والد صاحب مرحوم ‹‹ ‹‹ ‹‹ ۶۰/-
مہتاب بی بی والدہ صاحبہ ‹‹ ‹‹ ‹‹ ۲۰/-
(وعدہ کے ساتھ ہی رقم ارسال کر دی ہے)
محمد یوسف صاحب کمپالہ یوگنڈہ افریقہ ۹/۲۵
چودہری عنایت اللہ صاحب نیروبی ۳۲/-
(آپ اس سال کا چندہ اپنا اور اپنی والدہ مرحومہ کا دے چکے تھے۔ حضور کا خطبہ ۲۸ نومبر ۱۹۴۱ء اور ۹ جنوری ۱۹۴۲ء پڑھ کر اپنی ایک ماہ کی آمد ۱۱۰ شلنگ ارسال کرنے کی اطلاع کی ہے حضور کا منشاء معلوم دیتا ہے۔ کہ کم سے کم سال ہشتم سے ایک ایک ماہ کی آمد دینا چاہیئے)
والدہ صاحبہ مرحومہ چودہری عنایت اللہ صاحب نیروبی ۱۲/-
عبدالرحیم صاحب بٹ دارالسلام ۳۵/-
سردار بشارت احمد صاحب ٹانگا ۱۰۲/-
مبارکہ بیگم اہلیہ سردار بشارت احمد صاحب ٹانگا ۵۸/-
نو مولود بچہ سردار بشارت احمد صاحب ٹانگا ۱۰/-
105/- A.M. Sayed Ahmad Colombo
100/- A.M. Abdul Rahman Colombo.

30/- Mr. & Mrs. M. Zainuddin Colombo
15/- M.M. Abdul Qadir Colombo.
12/- A.M. Badruddin Colombo.
10/- B. Satheen Colombo.
5/- T.H. Hassan "
5/- Asmut Bibi Negainbes
5/- M.M. Meera Colombo
5/- A.E. Madar
5/- M.E. Mohd Hassan Colombo
10/- Mohd Husham Ismail Colombo.

ڈاکٹر محمد احمد صاحب عدن ۱۵۰/-
‹‹ محمد خان صاحب معہ اہلیہ دلپران ‹‹ ۱۵۰/-
ایم۔ پی فخر الدین صاحب پنگاڈی ۵۰/-
سلیمان صاحب ‹‹ ۲۶/-
اے۔ ایم۔ این شیخ فاطمہ صاحبہ ستان کوسم ۹/۸
ایم۔ ایم۔ ام سلمہ صاحبہ ‹‹ ‹‹ ۶/-
ایس۔ ایم حسن صاحب منڈوانہ ۸۵/-
زینب بیگم ‹‹ ‹‹ ‹‹ ۷۵/-
محمد صدیق۔ محمد یوسف صاحب کلکتہ ۱۵۰/-
محمد عمر صاحب سیگل ‹‹ ۴۲/-
محمد شفیع صاحب ‹‹ ۱۰۰/-
ایم۔ این بیا ذالحق صاحب ‹‹ ۶۸/-
اہلیہ صاحبہ ‹‹ ‹‹ ‹‹ ۲۲/-
سید انعام رسول صاحب کٹک ‹‹ ‹‹ ۳۲/-
عبدالباسط صاحب ‹‹ ۸/-
قاضی خلیل الرحمن صاحب گوپال پور ۸۰/-
اہلیہ صاحبہ مرحومہ محمد عظیم الدین صاحب پیریک شاہ ۵/۸
نور محمد صاحب پونچھی ٹیلر آسام ۵/۸
طاہرہ خاتون مرحومہ ڈھاکہ ۶/-
عبداللطیف صاحب سوری ‹‹ ۱۳/-
حکیم ساجد الرحمن صاحب ‹‹ ۵/۷
محمد یعقوب صاحب کرشن نگر ‹‹ ۱۰/-
فضل کریم صاحب ٹپوا تالی ڈھاکہ بنگال ۱/-
ڈاکٹر محمد یوسف صاحب ‹‹ ‹‹ ‹‹ ۱/۴
ڈاکٹر گوہر الدین صاحب ٹوانگی برما ۲۷/-
محمد افضل صاحب ڈلہ رنگون ۱۱/۸
محمود احمد صاحب مانڈلے ۲۵/-
خواجہ بشیر احمد صاحب مرگوئی ۴۰/-

تحریک جدید سال ہشتم کے وعدے ماہ مارچ تک پورے کرنیوالے مجاہدین کی شاندار فہرست

(۲)

حافظ عبدالسلام صاحب معہ اہلیہ و بچگان
والدہ مرحوم نئی دہلی ۲۸۲/
اہلیہ صاحبہ مرزا محمد حسین صاحب ۲۲/
بابو عبدالمجید صاحب معہ اہلیہ ۲۴۹
چوہدری ارشاد احمد صاحب معہ والدہ ۱۱/
عبداللہ خانصاحب ۲۱/
میاں لطیف احمد صاحب طاہر ۸/
محمودہ خاتون صاحبہ ۱۰/
شیخ غلام علی صاحب ۳۰/
اہلیہ غلام اللہ صاحبہ ۱۶/
غلام نبی صاحب ۱۳/
لفٹیننٹ شمیم احمد صاحب ۶۰
امۃ اللہ بیگم صاحبہ ۵/۷
بابا ولی اللہ صاحب ۶۰/۱۲
چوہدری سردار خانصاحب ۱۷/
شیخ لطیف احمد صاحب ۲۵/
عبدالرحمٰن صاحب ۵/
سید عبدالواحد صاحب دہلی ۵/
بابو نذیر احمد صاحب ۱۶۵/
کرنل اوصاف علی خانصاحب ۷۵/
اہلیہ صاحبہ چوہدری مقصود علی صاحب ۶/
ماسٹر محمد حسن صاحب آسان ۲۵/
فاطمہ بیگم صاحبہ اہلیہ بابو احسان الٰہی ۶/
ڈاکٹر شیخ سردار علی صاحب معہ اہلیہ ۱۳۹
شیخ غلام حسین صاحب ۴۲/
مستری کریم بخش صاحب معہ اہلیہ ۱۲۰/
بابو عباد الرحمٰن صاحب ۵/
شیخ اشتیاق علی صاحب معہ اہلیہ ۱۷/
چوہدری غلام اللہ صاحب معہ اہلیہ ۲۰
مستری احمد الدین صاحب نئی دہلی ۱۷/
نصرت جہاں بیگم اہلیہ شیخ عبدالمجید صاحب ۶/۱۲
صغریٰ بیگم صاحبہ بچہ امداد اللہ دہلی ۳۳/
پسران و دختران ۱۶/۸
مبارکہ بیگم اہلیہ نور الدین صاحب منیر ۷/
کلثوم بیگم صاحبہ پہاڑ گنج دہلی ۱۱/۸
حسن زمانی صاحبہ ۵/۲
اہلیہ صاحبہ میاں لطیف احمد دہلی ۵/۹
خضر سلطانہ صاحبہ ۵/۱۰
شمیم فاطمہ مرحوم صاحبہ ۵/۱۰
اہلیہ صاحبہ بابو نذیر احمد صاحب ۶/۸
بابو اعجاز حسین صاحب مرحوم ۶/۲
والدہ صاحبہ میاں لطیف احمد صاحب ۵/
اہلیہ صاحبہ مولوی عبدالحمید صاحب ۱۲/
سلیمہ بیگم صاحبہ دہلی ۵/۷
ڈاکٹر امۃ الحی صاحبہ ۱۱/

مبارکہ سلطانہ صدیقہ صاحبہ دہلی ۶/
ملک مبارک احمد صاحب کراچی ۴۰/
بابو رفیع الزمان صاحب ۴۵/
چوہدری غلام حسین صاحب ۱۰/
حاجی عبدالکریم صاحب حیدرآباد سندھ ۶۷/
مستری برکت علی صاحب ۶/
محمد شفیع صاحب نثر کراچی ۲۰/
ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب سکھر ۸/
شیخ رفیع الدین احمد صاحب معہ اہلیہ و بچگان ۸۹
منشی خورشید احمد صاحب منور اسٹیٹ ۶/۱۵
محمد صدیق صاحب ۵/
چوہدری محمد سعید صاحب معہ اہلیہ بشیر اسٹیٹ ۴۴
نذیر حسین صاحب ۱۵/
میاں امام الدین صاحب محمود آباد فارم ۶/۵
چوہدری محمد علیم صاحب ۱۱/۱۲
سید عبدالقیوم صاحب روہڑی ۲۰/
صوفی غلام محمد صاحب معہ اہلیہ
چک ۲۷۰ (الف) ۲۲/
محمد طفیل صاحب معہ اہلیہ ۱۳/
جنت خاتون صاحبہ ۶/
میاں مہر الدین صاحب ۷/
مستری نور الٰہی صاحب بادہ ۵/۸
چوہدری فضل الرحمٰن صاحب بشیر آباد اسٹیٹ ۲۰/
محمد حسین صاحب مرحوم ۱۹/
غلام نبی صاحب ۱۱/
محمد عبداللہ صاحب ۵/۸
مولوی قدرت اللہ صاحب
مبارک آباد اسٹیٹ ۲۷/۲
عبدالغنی صاحب ۱۱/۸
منشی عبدالعزیز صاحب ۱۰/۱۰
محمد جمیل صاحب ۵/۱۰
غلام یاسین صاحب ۵/
چوہدری غلام فرید صاحب ۵/۴
قائم الدین صاحب ۵/۸
عمر الدین صاحب ۵/
غلام محمد صاحب ۵/۱۰
ممتاز علی صاحب معہ سالہائے سابق ۱۴
غلام حیدر صاحب کوٹ احمدیاں ۴۴
چوہدری غلام رسول صاحب ۸/۸
شاہ الدین صاحب ۵/
عبداللہ ولد شاہ الدین صاحب ۵/۷
چوہدری عبدالمومن خانصاحب
ناصر آباد اسٹیٹ ۲۶/
دین محمد صاحب معہ اہلیہ صاحبہ ۱۷/۱۰
اقبال محمد خانصاحب خارجہ معہ اہلیہ ۷۵/

مولوی محمد مبارک صاحب خیرپور ۵/۴
صدیق احمد صاحب بھیریا روڈ ۱۵/۸
غلام محمد صاحب کھارک فارم ۶/
عبدالکریم صاحب نواب شاہ صاحب ۵/۷
فتح محمد صاحب میرپور خاص ۲۰/۱۲
برکت علی صاحب گوٹھ ورک نواب شاہ ۹/۷
منشی عبدالمجید خاں صاحب کوئٹہ ۱۱/
بابو غلام سرور صاحب معہ اہلیہ ۲۹/۷
اہلیہ صاحبہ فیض الحق خاں صاحب ۷/۴
ڈاکٹر عبداللطیف صاحب ۴۰/
بابو سلطان عالم صاحب قریشی ۲۵/
سید شاہ زمان علی صاحب معہ اہلیہ ۷۰/
حاجی غلام احمد صاحب ۷/
شیخ محمد اقبال صاحب ۶/
مرزا محمد صادق صاحب ۷/
مرزا محمد اسمٰعیل صاحب ۲۰/
ہاجرہ بیگم صاحبہ اہلیہ صاحبہ
جمعدار کرم الدین صاحب ۱۰/
چوہدری عبداللہ خانصاحب معہ
اہلیہ صاحبہ جمشید پور ۳۰۰/
بشیر احمد صاحب چغتائی ۲۰۰/
مولوی وزیر خاں صاحب ۷/
محمد سلیمان صاحب ۶/۱۲
عبدالقیوم صاحب ۹/۸
عبدالمجید صاحب ۸/۶
سید ظفیر احمد صاحب ۲۵/
ریحانہ بنت ظریف صاحب ۲۰/
عنایت بیگم صاحبہ اہلیہ بشیر احمد ۱۳/۴
سید اختر احمد صاحب پٹنہ کالج ۵۰/
ملک عبدالعزیز صاحب
معہ اہلیہ صاحبہ ڈالٹنگنج ۴۸/۸
محمد احسان الحق صاحب معہ اہلیہ
بنت پورینی ۶۱/۹
محمد عثمان صاحب گریڈیہ ۲۵/
محمد عاشق حسین صاحب
خانپور ملکی ۲۰/
بی بی صالحہ خاتون صاحبہ بیگوسرائے ۱۱/
عبدالحی صاحب پورینی ۸/
اے۔ آر۔ نگہت منجانب حضرت
نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم و حضرت مسیح موعود ۱/
ایم عبدالخالق صاحب کٹک ۱۲/۸
ایم وراثت علی صاحب کٹک ۱۳/۸
اہلیہ صاحبہ سید عبدالحلیم صاحب سونگڑہ ۱۳/
سید غلام ابراہیم صاحب ۶/
کالے خاں صاحب سری پاڑہ ۷/۸

لطیف النساء صاحبہ سری پاڑہ ۵/۱۲
اہلیہ صاحبہ منشی خان صاحب کیرنگ ۵/
مونہ بی بی صاحبہ ۵/
عبدالحمید خان صاحب ۵/۸
عجب لال خانصاحب ۷/
ایم۔ ایم باغ اکبر صاحب پرسہ کنوپٹی ۱۲۰/
شیخ طاہر الدین صاحب رنگون ۳۵/
شاکرہ بی بی صاحبہ جمگاؤں ۱۲/
مظفر علی صاحب پینکال ۱۰/
توفیقہ بی بی صاحبہ تنگریا ۵/
پروفیسر عبداللہ صاحب بٹ علیگڈھ ۵۰/
حکیم عبدالصمد صاحب انچولی ۵/۴
منشی نیاز اللہ صاحب فیض آباد ۵/۱۰
ایم فیض الدین صاحب سلطانپورہ ۱۲/۱۲
ڈاکٹر محمد لطیف صاحب جے پور ۱۰۰/
ڈاکٹر محمد سعید صاحب معہ اہلیہ ۱۹۰/
بقاء اللہ صاحب بھوپال ۵۵/
عبدالرحیم صاحب معہ اہلیہ صاحبہ ۲۷/
میاں جان محمد صاحب مرحوم ۵/۷
صوبیدار میجر شیر محمد خانصاحب کاٹھی ۱۰۰/
حوالدار شیخ محمد قاسم صاحب ۱۶/
نذیر احمد صاحب ڈرائیور ۵/
باربر غلام محمد صاحب ۵/
خدا بخش صاحب ۵/
بابو نواب الدین صاحب جبل پور ۵/
شیخ بشیر احمد صاحب ۵/۷
عبدالرحمٰن صاحب ۱۲/
عبدالحمید صاحب ۱۱/
چوہدری محمد عبداللہ صاحب
معہ اہلیہ صاحبہ مہو ۵۰/
فدا محمد خاں صاحب سابقہ سالہا مع بقایا ۶۲
غلام زینب صاحبہ لسنہ ۶/۱۲
محمود احمد خانصاحب جبلپور ۵/۷
محمد سرور صاحب لسنہ ۲۵/
ڈاکٹر محمد عمر صاحب جے پور ۱۵۴/
محمد اسمٰعیل صاحب منبر کولمبو ۹۴/
قریشی منظور احمد صاحب الور اسٹیٹ ۵/
نور محمد صاحب ذاکر بیاور اجمیر ۵/۷
اہلیہ صاحبہ ابوالفتح محمد عبدالقادر صاحب
بھاگلپور ۱۱/
عقیل بن ۔۔ ۱۳/
مولوی عبدالماجد صاحب ۲۸/
مومنہ خاتون صاحبہ بنت
خان بہادر ابوالہاشم صاحب ۵/۴
چوہدری عبدالحمید صاحب کھلاری ۳۰/۴
سلطان احمد صاحب مونگھیر ۶/۱۲
سلیمان خان صاحب معہ اہلیہ پھوکھنڈا ۱۲/۵

سید عین علی شاہ صاحب بمبئی ۸/
بابو عبیدالرحمٰن صاحب راشو بوستان ۲۶/
ڈاکٹر محمد عبدالرشید صاحب ہرنائی ۳۸/
چوہدری برکت علی صاحب ۲۹/
ڈاکٹر سراج الدین صاحب فورٹ سنڈیمن ۱۸/
قاضی شریف الدین احمد صاحب کوئٹہ معہ سابقہ ۲۵/
سیٹھ اللہ جوایا صاحب آگرہ ۱۵۰/
صوفی فضل الٰہی صاحب ۹/
محمد اسلم صاحب علی پور کھیڑہ ۵/۷
رسالدار میجر دار محمد یعقوب خاں صاحب
میرٹھ ۲۰۰/
امۃ العزیز بیگم صاحبہ بریلی ۵/۸
ایم محمد عمر صاحب انجنیئر ۲۲۰/
حاجی محمد نذیر صاحب معہ اہلیہ شاہجہانپور ۵۲/
سید قاسم میاں صاحب ۱۱/۸
عبدالرحمٰن خاں صاحب ۱۴/
الطاف خاں صاحب کٹیا ۱۳/
نتھو خاں صاحب ۷/۸
امام علی خانصاحب ۷/۸
حافظ سخاوت علی صاحب ۴۷/
شیخ مدد علی صاحب ۳۹/
خان محمد خان صاحب مرحوم ۵/۲
صوفی محمد بشیر احمد صاحب کانپور ۵۷/
دلبر حسن صاحب ۷/۸
عبدالغفار صاحب ۵/۷
محمد عیسیٰ صاحب ۲۵۰/
محمد حسین صاحب زنکر سولہ الہ آباد ۷۰/
سیٹھ محمد علی صاحب ۱۰/
خواجہ بشیر احمد صاحب ڈیرہ دون ۵/
چوہدری سراج دین صاحب ۲۰/
شریف احمد صاحب رائے بریلی ۲۴۰/
محمد اسحٰق صاحب عابد موڈاسہ ۱۸۹/
بابو ولی محمد صاحب کاٹھ گودام ۱۵/
سیدہ جمیلہ خاتون صاحبہ بھوپال ۵/۴
سیدہ مبارکہ بیگم صاحبہ بخاری ۶/
ڈاکٹر اقبال علی صاحب غنی بریلی ۱۲۵۱
بابو ابرار حسین صاحب ۷/
بابو علی حسن صاحب ۲۰/
میر کلیم اللہ صاحب
معہ اہلیہ صاحبہ شموگہ ۱۵۷/۹
سید عبدار صاحب ۸۶/۴
سید عبدالجلیل صاحب ۸۶/۴
سید محمد زاہد صاحب ۵/۲
سعید احمد صاحب ۵/۲
ماسٹر دستگیر صاحب ۷/
عبدالرزاق صاحب ۴۰/
کریم خاں صاحب ۳۱/
عبدالستار صاحب ۵/۲

سردار محمد حیات صاحب قیصرانی بنگلور ۸۰/
بی۔ ایم بشیر احمد صاحب
معہ اہلیہ و الدین بنگلور ۶۸/
علی محمد صاحب ۲۰/
امیر علی صاحب ۷/۹
کیپٹن چوہدری نظام الدین پونہ ۲۰۵/
جلال الدین صاحب قریشی بمبئی ۲۵/
اہلیہ صاحبہ عبدالحق صاحب ۵/۷
عبداللطیف صاحب ۹/
عبدالکریم صاحب بہاؤ نگر کاٹھیاوار ۶/۸
شریف احمد صاحب ۶/۸
عبدالغفور صاحب ناصر معہ اہلیہ ۸۶/
بشیر احمد صاحب ۵/
نذیر احمد صاحب ولد محمد عبداللہ صاحب ۷/
نذیر احمد صاحب ولد غلام حسین صاحب ۱۰/
رشید احمد صاحب ۵/
عمر حیات خانصاحب معہ اہلیہ دولالی ۴/۱
اقبال احمد صاحب ۸/
سید عبدالمومن معہ اہلیہ کلابہ ۴۶/۱۲
مراد بخش صاحب ۳۰/
رحیم بخش صاحب حماد ۸/
اہلیہ صاحبہ محمد اسمٰعیل صاحب وکیل یادگیر ۶/
پیر محمد صاحب یادگیر ۸/
عبدالرحیم صاحب ۵/۸
محمودہ بیگم صاحبہ ۵/
احمدی بیگم صاحبہ ۵/
اہلیہ صاحبہ مرحومہ سیٹھ شیخ حسن ۵/۷
سید محمد رحمت اللہ صاحب معہ اہلیہ
صاحبہ حیدرآباد دکن ۲۲/۸
ہاجرہ بیگم صاحبہ اہلیہ شیخ محبوب صاحب
دیورگ ۵/۷
والدہ صاحبہ مرحومہ ۵/۷
رحیم النساء بیگم اہلیہ سیٹھ محمد غوث صاحب
حیدرآباد دکن ۱۹/
عزیزہ بیگم اہلیہ صاحبہ سیٹھ محمد اعظم ۴۳/
فرزندان و دختران ۱۰/
محمودہ بیگم صاحبہ اہلیہ سیٹھ محمد معین الدین ۴۰/
امۃ الحفیظ بیگم دختر سیٹھ محمد غوث ۲۷/
غلام محمود صاحب پسر ۲۶/
امۃ الحی صاحبہ و امۃ السلام صاحبہ
دختران حیدر علی صاحب ۱۰/۱۴
نواب اکبر یار جنگ صاحب بہادر ۴۲۶/
بیگم صاحبہ ۳۸/۸
اہلیہ صاحبہ مرزا دلاور علی بیگ صاحب ۱۸
ہدایت علی صاحب ۱۲/
ظہیر النساء بیگم صاحبہ اہلیہ ہدایت علی ۱۴/
والدہ صاحبہ سیٹھ عبداللطیف ۱۲/

جمعدار محمد اسمٰعیل صاحب معہ اہلیہ منٹگمری 50/
منشی فضل کریم صاحب " 10/
منشی برکت علی صاحب و ہمشیرہ والدہ و اہلیہ و بچگان " 64/
چوہدری مہتاب الدین صاحب " 50/
مخدوم نذیر احمد صاحب " 120/
میاں بلال احمد صاحب II " 5/1
والدہ صاحبہ بابو نصیر احمد صاحب " 6/
ماسٹر فتح الدین صاحب اوکاڑہ 10/
چوہدری عبداللہ خانصاحب چک $\frac{30}{11 L}$ 5/8
" نذیر احمد صاحب " 30/
" اقبال احمد صاحب " 55/
" ارشاد احمد صاحب " 5/8
چوہدری نور الدین صاحب معہ ہمرد و اہلیہ چک $\frac{6}{11 L}$ 119/
چوہدری قائم الدین صاحب " 8/
" حشمت علی صاحب پاکپٹن 12/5
میاں امام الدین صاحب " 8/4
منشی نور محمد صاحب " 5/5
چوہدری برکت علی صاحب چک بیدی 11/
منشی گل محمد صاحب میرک 7/4
صوبیدار میجر اللہ بخش صاحب چک $\frac{215}{E.B}$ 10/
فقیر اللہ صاحب " 13/
فضل الدین صاحب $\frac{239}{F.B}$ 6/
چوہدری محمد نواب خان صاحب نور پور 9/8
فیض احمد صاحب معہ اہلیہ چک $\frac{22}{E.B}$ 17/
عمر الدین صاحب پوران 5/
رحمت خان صاحب چیچہ وطنی 6/
احمد الدین صاحب زرگر پاکپٹن 6/
راجہ احمد خانصاحب چک 119 5/8
شیخ نیاز محمد صاحب کسووال 14/
جنت بیگم صاحبہ چک $\frac{3}{I.H.A}$ 12/
بابو محمد جمیل خان صاحب معہ اہلیہ فیروز پور 33/
پیر صلاح الدین صاحب معہ بیگم صاحبہ 120/
ملک عبدالرحمن صاحب معہ اہلیہ 41/8
مولوی محمد حسین صاحب معہ اہلیہ 55/
اہلیہ صاحبہ بابو محمد فاضل صاحب 11/
میاں محمد عابد صاحب " 5/8
بابو محمد شعیب صاحب " 13/
بابو محمد سعید صاحب 5/8
والدہ " " 5/8

پیر اکبر علی صاحب " 280/
والدہ صاحبہ بابو فضل محمد صاحب " 5/
شیخ غلام محمد صاحب " 7/10
بابو حشمت علی صاحب سابق لکھنا 32/
منشی رحمت خانصاحب معہ اہلیہ فیروز پور چھاؤنی 21/12
شیخ رحیم بخش صاحب موگا 23/
ڈاکٹر عبدالحمید صاحب معہ اہلیہ بٹھنڈہ 35/
سید خلیل شاہ صاحب " 10/
رحمت علی صاحب ہیڈ سلیمانکی 7/
شیخ محمد الدین صاحب زیرہ 6/4
" غلام محی الدین صاحب " 5/4
پیر ضیاء الدین صاحب فیروز پور 8/8
امۃ العزیز دختر محمد الدین صاحب " 5/8
منشی فیض محمد صاحب معہ اہل و عیال جلال آباد شرقی 10/12
فتح محمد صاحب ہٹھیانہ 9/
چوہدری چھجو خانصاحب شروعہ 60/
" عبدالحکیم خان صاحب " 7/
" عدالت خانصاحب " 5/8
ڈاکٹر نذیر احمد خانصاحب معہ اہلیہ 64/
بابو نور الٰہی صاحب ٹانڈہ 8/
چوہدری دولت خانصاحب کاٹھ گڑھ 5/
محمد ارشاد احمد صاحب منجانب وزیر علی صاحب مرحوم ماہل پور 5/12
جلال الدین صاحب پھگلانہ 12/
چوہدری امیر محمد خانصاحب ابرانہ خورد 5/
عطاء اللہ صاحب عرف نبی بخش صاحب اجمیر 15/8
چوہدری علی محمد صاحب گگیٹ پور 6/
" روشن الدین صاحب معہ اہلیہ جہت پور 16/
عبدالعزیز صاحب عالم پور 5/8
چوہدری عبدالباری خانصاحب گڑھ دیوالہ 5/7
ڈاکٹر محمد ابراہیم صاحب جالندھر 9/4
شیخ محمد احمد صاحب کپور تھلہ 165/
حاجی فضل محمد صاحب " 6/
منشی حبیب الرحمن صاحب مرحوم " 5/7
چوہدری عبدالرحمن خانصاحب کریام 11/
عبدالمجید صاحب اوڑ 21/
حکیم رحمت اللہ صاحب " 10/
حکیم غلام احمد صاحب " 5/4
چوہدری عمر الدین صاحب بنگہ 5/7
غلام نبی خانصاحب " 5/

حاجی حکیم رحمت اللہ صاحب راہوں 15/
فضل الٰہی صاحب " 40/
برکت علی صاحب صرنج 40/
محمد عبداللہ صاحب گوڑہ 8/
نظام الدین صاحب لنگری 5/12
حکیم محمد ابراہیم صاحب " 5/
ناصر الدین صاحب " 5/
عبدالمجید صاحب " 5/
محمد سلیمان صاحب میانوال 5/12
سیدہ رشیدہ بیگم صاحبہ نکودر 8/
حکیم محمد عبداللہ صاحب ڈھینگاں کانھ 30/4
نصیر الدین صاحب مکندپور 5/
مولوی برکت علی صاحب لائق لدھیانہ 4/
ماسٹر رحمت اللہ صاحب جسیال " 9/
مسٹر اے۔ ڈی حمید صاحب 5/8
چوہدری عبدالوحید صاحب " 7/
سید ولی محمد شاہ صاحب ملود 5/
حکیم عبدالرحمن صاحب ماچھیواڑہ 12/4
محمد بخش صاحب " 5/4
محمد رمضان صاحب سانہ وال 5/6
شیخ عبدالغفور صاحب علی پور گھنہ 10/
قاضی محمد سعد اللہ صاحب بھد سالی 5/4
منشی فتح الدین صاحب سمرالہ 5/7
سراج الحق صاحب پٹیالہ سٹیٹ 65/
مولوی فضل حق صاحب مرحوم 21/4
شیخ محمد کرم الٰہی صاحب 11/
بابو محمد بشیر صاحب " 21/
شیخ بہادر علی صاحب " 14/
اصغری بیگم صاحبہ " 6/10
امۃ الحفیظ صاحبہ " 5/8
منشی اللہ دتا صاحب نابھ 10/
محمد خورشید احمد صاحب دھوری 18/
محمد عبداللہ صاحب منجانب مہر الٰہی صاحب بیراور 11/8
چوہدری مہدی حسن خانصاحب سنور 14/
محمد تقی صاحب " 6/
منشی رحمت اللہ صاحب " 5/5
جمعدار محمد ادریس صاحب " 12/
بابو محمد بخش صاحب " 23/
شیخ کریم الدین صاحب سامانہ 5/8
مرزا محمد علی بیگ صاحب مانسہ 19/
صفدر جنگ صاحب بھایوں 18/4
عطا محمد صاحب ہرنس پورہ 25/
عنایت علیخاں صاحب برنالہ 22/
حضرت والدہ صاحبہ اکرم رحمت اللہ صاحب 5/1

جیراولد سون خانصاحب سرہند 5/
حوالدار محمد اسحٰق صاحب سنوری 10/4
بابو عبدالرحمن صاحب معہ اہلیہ و والدین مرحومین انبالہ 58/8
بابو عبدالمجید صاحب معہ اہلیہ " 12/6
نذیراً بیگم صاحبہ اہلیہ رفیق احمد صاحب 5/1
بابو عبدالحلیم صاحب معہ ہمرد و اہلیہ والدین ہمشیرہ صاحبان " 46/6
شیخ محمد عبداللہ صاحب معہ اہلیہ 43/
فاطمہ بیگم صاحبہ بیوہ 5/
امۃ الصغیر بیگم صاحبہ مرحوم 6/
امۃ القدیر بیگم صاحبہ 5/12
چوہدری علی احمد صاحب جھانی 40/
خواجہ نظام الدین صاحب معہ اہلیہ 18/
بابو محمد خورشید صاحب معہ اہلیہ دارد پور 60/
بیگم صاحبہ مخدوم محمد افضل صاحب 125/
صوفی محمد صاحب جگادھری 6/
ضیاء الحق صاحب رامپور کھیبہ 7/
احمد نواز خانصاحب انبالہ 15/
صوبیدار رشیر دلی صاحب معہ اہلیہ حیدر آباد سندھ 147/
نائک محمد اسحٰق شاہ صاحب " 6/
سپاہی عطاء اللہ صاحب " 5/4
" عبدالمنان صاحب " 20/
جمعدار عبدالوہاب صاحب 60/
لائن نائک ظہور الدین " 7/
سپاہی برکت علی صاحب " 10/
" رحمت خان صاحب " 7/
" محمد عبداللہ صاحب " 7/
سپاہی عبدالرحمن صاحب " 7/
نائک فضل الدین صاحب " 10/
" نور احمد صاحب " 10/
" جمال الدین صاحب " 10/
" ہدایت اللہ صاحب " 10/
" محمد اسحٰق صاحب " 6/
لیس نائک محمد نواز صاحب " 1/7
سپاہی بشیر احمد صاحب " 8/
لیس نائک حافظ عبداللطیف 20/
سپاہی عبدالقدیر صاحب 7/
" اللہ رکھا صاحب " 7/
نائک عزیز احمد صاحب " 23/
سپاہی غلام رسول صاحب " 5/
" قائم الدین صاحب " 5/
" محمد حفیظ صاحب " 17/

ولائت محمد صاحب حیدر آباد سندھ 5/4
سپاہی امین الدین صاحب " 10/
نائک محمد اشرف صاحب معہ اہلیہ " 12/8
حوالدار مختار احمد شاہ صاحب " 30/
سپاہی محمد رمضان صاحب " 7/
" خضر حیات صاحب 5/1
چوہدری عبدالرزاق صاحب رہتک 10/
محمد اصغر علی صاحب " 7/
چوہدری عبدالحفیظ خانصاحب 5/
محمد اسحٰق صاحب کاہنور 5/8
میاں رفیق احمد صاحب سرسہ 7/4
محمد شریف صاحب کرنال 10/4
منشی محمد خلیل الرحمن صاحب " 15/
محمد الٰہی صاحب پانی پت 5/
منشی شہاب الدین صاحب " 6/4
محمد اصغر علی صاحب شملہ 18/
مرزا محمد خورشید بیگ صاحب " 7/
آنریبل سر چوہدری محمد ظفر اللہ خانصاحب دہلی 1300/
" منجانب والد صاحب " 52/
" " والدہ صاحبہ " 52/
" " عزیزہ امۃ الحی صاحبہ 13/
" " سکینہ بیگم صاحبہ ہمشیرہ 17/
" " بیگم صاحبہ 50/
چوہدری محمد انور صاحب 35/
چوہدری ظفر احمد صاحب 13/
سید بشیر احمد صاحب 13/
سید عبدالکریم صاحب ڈرائور 24/
سید مسیح اللہ صاحب حیدر آباد دکن 5/8
فرزند و دختر محمد عبداللہ بی ایس سی 5/
سید حسین صاحب ذوقی " 7/
محمد عثمان و فاطمہ بی والدین محمد عبداللہ صاحب بی۔ ایس سی " 13/8
محمد عبدالستار صاحب فاروقی " 11/
بشیر محمد خانصاحب بی۔ اے " 12/
اہلیہ صاحبہ فضل حق خان بیرا " 34/
اہلیہ صاحبہ و فرزند سید مصطفےٰ حسینی 11/
زاہدہ بیگم صاحبہ اہلیہ عبدالرحیم مرحوم 6/12
عبدالسلام صاحب برادر محمد عبداللہ صاحب 5/
بشیر احمد صاحب فرزند مومن حسین صاحب 12/
ہمشیرہ صاحبہ مولوی بہاؤ الدین مرحوم 7/
شیخ محمد محبوب صاحب دیودرگ 8/10
عبدالقادر صاحب مدرس حالی 12/
محمد یعقوب صاحب مدرس عثمان آباد 49/
مرزا احمد خانصاحب چکوالی احمد نگر 8/
خانصاحب فدا حسین صاحب دکن 16/8

سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب سکندر آباد دکن 1400/
بیگم صاحبہ " " " 150/
یوسف احمد صاحب ابن " " 25/
ہاجرہ بیگم صاحبہ بنت " " 18/
امۃ الحفیظ صاحبہ " " 14/
سیٹھ علی محمد صاحب ایم اے " " 90/
بیگم صاحبہ " " " 44/
صالح محمد صاحب ابن " " 7/
راشد صاحب " " " 7/
سیٹھ فاضل الدین صاحب " 90/
بیگم صاحبہ " " " 50/
محمد صالح صاحب ابن " " 7/
محمود احمد صاحب ابن " 7/
مبارکہ بیگم صاحبہ بنت " 7/
خان بہادر سیٹھ احمد الہ دین صاحب 160/
شیر بانو بائی صاحبہ " 50/
سیٹھ شیر علی صاحب آف بمبئی " 25/
اُم " " " 25/
مولوی محمد عبدالعزیز صاحب ورنگل 15/

اس فہرست کی اشاعت ہونے پر ان تمام مجاہدوں کے نام شائع ہو جاتے ہیں۔ جو ۳۱ مارچ تک اپنا عہد پورا کر چکے ہیں۔ جنہوں نے ادا کر دیا ہو۔ مگر ۲۹ اپریل کے خطبہ نمبر یا آج کے خطبہ نمبر میں نام نہ شائع ہوتے ہیں۔ تو انہیں سمجھنا چاہیئے کہ انکا وعدہ پورا نہیں ہوا۔ پس وہ فنانشل سیکرٹری سے خط و کتابت کریں۔ نیز وہ جو اب تک ادا نہیں کر سکے وہ اپنا عہد ۳۱ مئی کی شام تک ادا کرنے کی انتہائی کوشش کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ بنصرہ کی دعا اور خوشنودی حاصل کریں۔ والسلام

خاکسار
برکت علی خاں فنانشل سیکرٹری
تحریک جدید قادیان

خطبہ نمبر کے خریدار اصحاب سے ضروری گذارش

الفضل مورخہ ۲۶ اپریل میں خطبہ نمبر کے اُن خریدار اصحاب کی فہرست شائع ہوئی ہے جس میں بعض کا چندہ ختم ہو چکا ہے۔ اور بعض کا ۳۱ مئی ۱۹۴۲ء تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ احباب اپنا نام ملاحظہ فرما کر جلد سے جلد رقم بذریعہ منی آرڈر ارسال فرماویں۔ جو اصحاب ۲۰ مئی تک چندہ ارسال نہ فرمائیں گے اُن کی خدمت میں مئی کے دوسرے ہفتہ میں شائع ہونے والا خطبہ بذریعہ وی۔ پی ارسال ہوگا۔ احباب مطلع رہیں۔

(مینیجر)

محترمہ بیگم صاحبہ نواب محمد علی خانصاحب آف مالیر کوٹلہ کا ارشاد گرامی ملاحظہ ہو

آپ کی فیسرین کریم میں نے ایک مریض کو لگا کر دی تھی۔ جنکا چہرہ مہاسوں (کیلوں) کی کثرت سے ایسا معلوم ہوتا تھا۔ گویا چیچک نکلی ہوئی ہے۔ اور اس قسم کے مہاسے تھے۔ کہ کوئی علاج کارگر نہ ہوتا تھا۔ مہاسوں کے انجکشن بھی کروا چکی تھیں۔ مگر میں خوشی سے اب یہ لکھنے کے قابل ہوں۔ کہ خدا کے فضل سے فیسرین کریم نے یہ اثر دکھایا ہے۔ کہ اُن کا چہرہ مہاسوں سے پاک ہے۔ اور داغ بالکل معدوم ہو چکے ہیں۔ بلکہ رنگ بھی پیشتر سے نکھر آیا ہے۔ اور اب بھی وہ اس خوف سے کہ دوبارہ پھنسیوں کا دورہ نہ ہو جائے اسے برابر استعمال کئے جاتی ہیں۔ اور آپ کی وہ ممنون ہیں۔

فیسرین کریم بلاشبہ کیلوں چھائیوں اور بدنما داغوں الغرض چہرے اور جلد کی بیماریوں کیلئے اکسیر ہے۔ خوبصورت بناتی ہے۔ خوشبودار ہے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ محصولڈاک بذمہ خریدار ہر جگہ بکتی ہے۔ اپنے شہر کے جنرل مرچنٹس اور مشہور دوا فروشوں سے خریدیں۔

وی۔ پی منگوانے کا پتہ:- فیسرین فارمیسی مکتسر پنجاب

احباب سے گذارش

ہم کئی بار کے اعلانات کے بعد اور بار بار گذارش کر کے کہ اگر وی۔ پی رکوانا ہو تو اطلاع دیدی جائے۔ وی۔ پی بھیجتے ہیں لیکن اس کے باوجود بعض دوست وی۔ پی وصول نہیں کرتے ہم ایسے اصحاب کے متعلق سوائے اس کے اور کیا عرض کریں کہ وہ ایک اخلاقی فرض کی ادائیگی سے کوتاہی کرتے ہیں۔ ہم ایسے دوستوں سے گذارش کرتے ہیں۔ کہ وہ ہمارے ساتھ تعاون فرماویں۔ اور اس نہایت ہی پُر آشوب دور میں الفضل کو نقصان سے بچائیں۔

(مینیجر)

نارتھ ویسٹرن ریلوے

وی برائے **وکٹری** (فتح)

اگر عوام نے اپنا غیر ضروری سفر جاری رکھا تو بنگال کا کوئلہ پنجاب میں نہیں آسکیگا

آپ سفر نہایت اشد ضرورت کے پیش نظر کریں!

الفضل کا خطبہ نمبر ڈیڑھ روپے میں

"الفضل" کے خطبہ نمبر کے ایک سو پرچے ڈیڑھ روپیہ فی پرچہ کے حساب سے جاری کرنے کے متعلق اعلان کیا جا چکا ہے۔ اب بہت تھوڑی گنجائش باقی رہ گئی ہے۔ لہذا مستحق اصحاب جلد توجہ فرماویں۔ احمدی احباب اپنے غیر احمدی اعزہ کے نام بھی اس قیمت پر خطبہ نمبر جاری کرا سکتے ہیں۔

(مینیجر "الفضل")

دواخانہ خدمت خلق قادیان ضلع گورداسپور کو یاد رکھیے

اس دواخانہ میں علاوہ اکسیروں اور تریاقوں کے حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے نسخہ جات اور پُرانے اطباء کے مشہور نسخہ جات تیار شدہ مل سکتے ہیں اور تیار کرائے جا سکتے ہیں۔

یاد رکھیں کہ شفا کن ملیریا کا بہترین علاج ہے

اب کونین استعمال کر کے تکلیف اٹھانے کی ضرورت نہیں قیمت یکصد قرص ایک روپیہ (عہ)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن - ۲۸ راپریل - آج دارالعوام میں ہندوستانی مسئلہ پر بحث ہوئی - سر سٹیفورڈ کرپس نے ایک مفصل بیان دیتے ہوئے کہا کہ گو برطانی پیشکش کو ہندوستانیوں نے منظور نہیں کیا - لیکن اسکے باوجود ہم ہندوستان کا حق خود مختاری تسلیم کرتے ہیں - ہم نے جو آئین پیش کیا - اس میں اقلیتوں کے مفاد کے تحفظ کا پورا پورا انتظام کیا گیا تھا - گو آئینی مسودہ اب واپس لے لیا گیا ہے - لیکن اس سے مکمل تعاون و اختلاط کی راہ بند نہیں ہوئی - اور نہ ہی جنگ کے بعد ہندوستان کے حق آزادی کے متعلق کوئی شک کیا جا سکتا ہے - سر دست ہمیں اپنا فرض ادا کرنا ہے یعنی ہندوستان کے تحفظ کا پورا پورا انتظام کرنا - وزیر ہند نے سر کرپس کے تدبر کی تعریف کی - اور کہا کہ انہوں نے اپنی گرانقدر ذمہ داری کو نہایت خوش اسلوبی سے سر انجام دیا ہے - سر کرپس نے اپنے بیان میں یہ بھی کہا کہ میرے مشن کی ناکامی کی ذمہ داری کانگرس پر عائد ہوتی ہے - وہ ایسے اختیارات چاہتی تھی - کہ جو اگر اسے دیدئے جائیں - تو حالات اور زیادہ خراب ہو جائیں -

دہلی - ۲۸ راپریل - برما کی لڑائی کے بارہ میں چنکنگ سے اعلان کیا گیا ہے کہ چھ ہزار جاپانی سپاہی ریاست شان سے گذر کر برما روڈ سے ساٹھ میل کے فاصلہ پر جا پہنچے ہیں - ان کے ساتھ ٹینکوں اور طیاروں کی بھاری تعداد ہے اس اقدام سے مانڈلے لاشو روڈ کو خطرہ لاحق ہو گیا ہے - اگر یہ سڑک ٹوٹ گئی - تو اتحادی فوجوں کو سخت مشکلات کا سامنا ہوگا - معلوم ہوتا ہے جاپانی سیپو تک پہنچنے کی کوشش کر رہے ہیں - جہاں سے برما روڈ شروع ہوتی ہے - جاپانی طیاروں نے لاشو پر زبردست بمباری کی ہے جس سے شہر میں آگ لگ رہی ہے -

الہ آباد - ۲۸ راپریل - کانگرس کی درخواست پر حکومت نے اسے اجازت دے دی ہے - کہ برما سے ہندوستان آنے والے لوگوں کی امداد کے لئے ایک میڈیکل یونٹ منی پور بھیج سکتی ہے -

صدر کانگرس نے اس یونٹ کی فوری تشکیل پر زور دیتے ہوئے اس کے لئے سرمایہ کی فراہمی کی اپیل کی ہے - اس یونٹ میں آٹھ ڈاکٹر دس کمپاؤنڈر - دو سینٹری انسپکٹر اور بہت سے مددگار ہوں گے سامان اور آلات بھی کافی ہوں گے -

لنڈن - ۲۸ راپریل - برطانی طیاروں کے حملوں کی وجہ سے جرمنی کی مشہور بندرگاہ راسٹاک اب کھنڈرات میں تبدیل ہو چکی ہے - کل رات رائل ایئر فورس نے کولون اور رائن لینڈ پر شدید بمباری کی جس سے وسیع رقبوں میں آگ لگ گئی

الہ آباد - ۲۸ راپریل - آج کانگرس ورکنگ کمیٹی کے اجلاس میں مسٹر راجگوپال آچاریہ کا ریزولیوشن زیر بحث آیا - اسے غالباً آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے سامنے پیش کیا جائیگا - مسٹر راجگوپال نے یہ قبول کر لیا ہے کہ وہ فی الحال اس ریزولیوشن کو پاس کرانے کے سلسلہ میں اپنے زاویۂ نگاہ پر زور نہیں دینگے -

دہلی - ۲۸ راپریل - حکومت ہند نے برطانی ہند کے تمام اخباروں کو حکم دیا ہے کہ کانگرس ورکنگ کمیٹی نے برما اور رنگون کے حال کے واقعات اور ہندوستان میں ان کے اعادہ کے امکانات کے متعلق جو قرارداد پاس کی ہے - اسے شائع نہ کیا جائے - اسی طرح دوسرے ریزولیوشن کے اس حصہ کی اشاعت بھی ممنوع قرار دے دی ہے - جو فوجی سپاہیوں کی طرف سے عورتوں کو تنگ کرنے کے متعلق ہے -

دہلی - ۲۸ راپریل - حکومت ہند نے اعلان کیا ہے کہ جزائر انڈیمان پر جاپانی قبضہ ہونے سے قبل وہاں کے جو ہندوستانی سرکاری ملازم اپنے بیوی بچوں کے لئے الاؤنس مقرر نہیں کرا سکے - انکے ہندوستان میں رہنے والے متعلقین کو ان کی تنخواہ کا پچاس فیصدی حصہ بطور فیملی الاؤنس دیا جائے گا -

ماسکو - ۲۸ راپریل - سوویٹ ہائی کمانڈ کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ جرمن فوجوں نے ٹینکوں اور ہوائی جہازوں کے ذریعہ وسطی محاذ کے چند رقبوں پر کئی مرتبہ حملے کئے گئے - مگر انہیں ہر بار پسپا کر دیا گیا - ایک ہزار جرمن ہلاک کر دیئے گئے اور ان کا بہت سا اسلحہ ہمارے قبضہ میں آگیا - یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ جرمنوں نے مقبوضہ روس میں لوٹ مار شروع کر دی ہے - لوگوں کی جائیدادیں اور زمینیں ضبط کر لی گئی ہیں - مزدوروں کو غلام بنا کر جرمنی بھیجا جا رہا ہے -

لنڈن - ۲۸ راپریل - جس جاپانی بیڑے نے سیلون پر حملہ کیا تھا - وہ اس وقت کہیں غائب ہے - فوجی حلقوں کی رائے ہے کہ وہ غالباً پورٹ بلیر یا سنگاپور گیا ہے - جہاں سے وہ تیل اور پٹرول حاصل کرے گا -

واشنگٹن - ۲۸ راپریل - ایک امریکن مبصر نے جو حال میں برما سے واپس آیا ہے - ایک بیان میں کہا کہ اگر چینی فوجوں کو ہوائی امداد اور دیگر اسلحہ جنگ کافی مقدار میں مہیا کر دیا جائے - تو وہ اکیلی ہی جاپان کو شکست دے سکتی ہیں -

لاہور - ۲۸ راپریل - یہاں گندم اور جو کے مخلوط آٹا کی فروخت کا حکم واپس لے لیا گیا ہے - کیونکہ اب کافی گندم منڈیوں میں آگئی ہے - آئیندہ یہاں گندم درجہ اول تھوک کا بھاؤ -/۵/۵ اور پرچون کا -/۷/۵ ہوگا آٹا تھوک -/۱۳/۵

قاہرہ ۲۸ راپریل - آج وزیر خزانہ نے پارلیمنٹ میں پانچ لاکھ ۳۵ ہزار پونڈ کا بجٹ پیش کیا - جو مصری تاریخ میں سب سے بڑا بجٹ ہے - وزیر خزانہ نے اپنی تقریر میں کہا - کہ حکومت برطانیہ نے مصر سے پچاس ہزار روئی کی گانٹھیں خریدنے کا فیصلہ کیا ہے - آپ نے اناج اور دیگر ضروریات زندگی کو مہیا کرنے میں حکومت برطانیہ کی طرف سے مراعات کا شکریہ ادا کیا -

برلن ۲۸ راپریل - معلوم ہوا ہے کہ ایک لاکھ اسی ہزار اطالوی فوج اٹلی سے روسی محاذ پر بھیجی گئی ہے - کہا جاتا ہے کہ ہٹلر روس پر اپنے تازہ حملہ میں اطالوی فوج کو ہی آگے کرنا چاہتا ہے - اور جرمن فوج اس کی آڑ میں رکھی جائے گی - جرمن فوجی پارٹی کی طرف سے اعتراضات کے ڈر سے نازی لیڈر جرمن فوج کو اب اس بھاڑ میں جھونکنے سے کتراتے ہیں -

چنکنگ ۲۸ راپریل - ٹوکیو پر اتحادی طیاروں کے حملوں کے متعلق چینی ریڈیو نے بعض ایسے الفاظ کہے ہیں - جن سے محوری حلقوں میں گونہ اضطراب پیدا ہو گیا ہے اس نے کہا تھا - کہ ان طیاروں کے اڈے چین میں نہیں ہیں - ان الفاظ سے نیز امریکہ اور برطانیہ کی پُراسرار خاموشی سے محوری اب یہ خیال کرنے لگے ہیں - کہ یہ طیارے روسی اڈوں سے آئے تھے - اور وہیں چلے گئے - روم ریڈیو سے بھی کہا گیا ہے کہ یہ حملہ روسی اڈوں سے ہوا اور جاپان اس کا انتقام روس سے لیگا -

لاہور ۲۸ راپریل - خانیوال (ملتان) کے قریب روئی کے ایک کارخانہ میں آگ لگ گئی جس سے چار لاکھ روپیہ کی روئی اور ایک لاکھ کی مشینری جل کر تباہ ہو گئی -

دہلی - ۲۸ راپریل - آج فیڈرل کورٹ میں پنجاب کے بینامی ایکٹ کے خلاف بیوپاریوں کی اپیل کی سماعت ہوئی - گورنمنٹ کی طرف سے مسٹر سلیم ایڈووکیٹ جنرل اور مدعیان کی طرف سے دیوان بدری داس پیش ہوئے - سماعت کل پر ملتوی ہو گئی -

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور قادیان ہی سے شائع کیا - ایڈیٹر - غلام نبی -